﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد13 | جمعۃ المبارک 20/جنوری2006ء | 19/ذوالحجہ 1426 ہجری قمری ❁ 20/صلح 1385 ہجری شمسی | شمارہ 03

جو بے چینی محسوس کرتا ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے اللہ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ اور جو شخص کسی کی تکلیف اور بے چینی اس دنیا میں دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف اور بے چینی اس سے دور کردے گا۔

(بخاری کتا ب المظالم باب لا یظلم المسلم)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

میرے مخالفوں نے میری مخالفت میں یہاں تک غلو کیا ہے کہ اسلام کی بھی سخت ہتک کرلینی انہوں نے گوارا کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء اور تمام نبیوں سے افضل اور اکمل تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) معاذ اللہ ناقص نبی ٹھہرایا۔

اگر حضرت مسیح ابھی تک زندہ ہیں تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ عیسائی نہیں بگڑے بلکہ حق پر ہیں۔ پس غور کرکے بتاؤ اسلام کی حقانیت پر کس قدر خطرناک حملہ ہوگا۔

''مَیں نے از خود کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ مَیں اپنی خلوت کو پسند کرتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے مصالح نے ایسا ہی چاہا اور اس نے خود مجھے باہر نکالا۔ چونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ جب کسی شخص کو اس کی مناسب عزت سے بڑھ کر عظمت دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس عظمت کا دشمن ہو جاتا ہے کیونکہ یہ اس کی توحید کے خلاف ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے وہ عظمت تجویز کردی گئی تھی جس کے وہ مستحق نہ تھے۔ یہاں تک کہ انہیں خدا بنا دیا گیا اور خانۂ خدا خالی ہو گیا۔ عیسائیوں سے پوچھ کر دیکھ لو وہ یہی کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح ہی خود خدا ہے۔ اب جس انسان کو اس قدر عظمت دی گئی اور اسے خدا بنایا گیا (نعوذ باللہ) اور اس طرح پر خدا کا پہلو گم کر دیا گیا تو کیا خدا تعالیٰ کی غیرت مخلوق کو اس انسان پرستی سے نجات دینے کے لئے جوش میں نہ آتی؟ پس اس تقاضا کے موافق اس نے مجھے مسیح کرکے بھیجا تا کہ دنیا پر ظاہر ہو جاوے کہ مسیح بجز ایک عاجز انسان کے اَور کچھ نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس کفر کی اصلاح کرے اور اس کے لئے یہی راہ اختیار کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے ایک فرد کو اسی نام سے بھیج دیا تا ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار ہو اور دوسری طرف مسیح کی حقیقت معلوم ہو۔ یہ ایسی موٹی بات ہے کہ معمولی عقل کا انسان بھی اس کو سمجھ سکتا ہے۔ دیکھو اگر ایک بڑے آدمی کو معمولی اردلی سے مشابہت دی جاوے تو وہ چِڑتا ہے یا نہیں؟ پھر کیا خدا تعالیٰ میں اتنی بھی غیرت نہیں کہ ایک عاجز انسان کو اس کی الوہیت کے عرش پر بٹھایا جاوے اور مخلوق تباہ ہو اور وہ انسداد نہ کرے؟ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مسیح نے ہرگز ایسا دعویٰ نہیں کیا کہ مَیں خدا ہوں۔ اگر وہ ایسا دعویٰ کرے تو جہنم میں ڈال دوں۔ ایک مقام پر یہ بھی فرمایا ہے کہ مسیح سے اس کا جواب طلب ہوگا کہ کیا تُو نے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا بنالو۔ تو حضرت مسیح اس مقام پر اس سے اپنی بریّت ظاہر کریں گے اور آخر یہ کہیں گے ﴿فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡہِمۡ﴾ (المائدہ :118) یعنی جب تک مَیں ان میں زندہ رہا تھا مَیں نے ہرگز نہیں کہا۔ ہاں جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تُو آپ ان کا نگران تھا۔ اس سے پہلے ﴿مَا دُمۡتُ فِیۡہِمۡ﴾ کا لفظ صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ جب تک حضرت مسیح زندہ رہے ان کی قوم میں یہ بگاڑ پیدا نہیں ہوا۔ ساری ضلالت بعد وفات ہوئی ہے۔ اگر حضرت مسیح زندہ رہیں تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ عیسائی نہیں بگڑے بلکہ حق پر ہیں۔ پس غور کرکے بتاؤ اسلام کی حقانیت پر یہ کس قدر خطرناک حملہ ہوگا۔ کیونکہ جب ایک سچا مذہب موجود ہے اور اس میں کوئی خرابی ہی پیدا نہیں ہوئی تو پھر جو کچھ وہ کہتے ہیں مان لینا چاہئے۔ مگر نہیں خدا تعالیٰ کا کلام حق ہے کہ یہی سچ ہے کہ وہ مرگئے اور عیسائی مذہب بھی ان کے ساتھ ہی مرگیا اور اس میں کوئی روح حق اور حقیقت کی نہیں رہی۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ وہ عیسائیوں کے بگڑنے کا اقرار اپنی موت کے بعد کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے آنا تھا تو وہ یہ جواب نہ دیتے۔ ورنہ یہ جواب اللہ تعالیٰ کے حضور جھوٹ سمجھا جاوے گا اور رب العرش العظیم کے حضور حلف دروغی ہوگی کیونکہ اس صورت میں تو انہیں کہنا چاہئے تھا کہ مَیں گیا اور جا کر ان صلیبوں کو توڑا اور ان میں پھر توحید قائم کی وغیرہ وغیرہ۔

غرض یہ میرا دعویٰ جو اللہ تعالیٰ کے ایماء اور حکم صریح سے کیا گیا ہے خدا تعالیٰ نے اپنے عظیم الشان مصالح اور حکمت سے ایسا ہی چاہا ہے تا کہ مسیح کی عظمت کو توڑا جاوے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا ہے۔ یہودی خدا تعالیٰ کی برگزیدہ قوم کہلاتے تھے لیکن جب انہوں نے شریعت کی بے حرمتی کی اور وہ حد سے زیادہ بگڑ گئے تو اللہ تعالیٰ کی غیرت نے نہ چاہا کہ اُن میں نبوت کا سلسلہ رہے اور نبوت کو خاندان بنو اسمٰعیل میں منتقل کرکے ختم کر دیا۔ جیسا کہ خود حضرت عیسیٰؑ نے بھی باغ والی تمثیل میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہودیوں کی اس شوخی اور گستاخی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر ذلّت کی مار ماری گئی۔ اب وہ ہر سلطنت کے ماتحت ذلیل ہیں بلکہ بعض سلطنتوں سے کئی دفعہ نکالے گئے ہیں۔ اب جبکہ یہود پر ذلّت پڑ چکی اور نبوت ان کے خاندان سے منتقل ہو چکی۔ تو کیا یہ انتقال نبوّت تنزل کے طور پر تھا اور ناقص تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر یہودی ناز کر سکتے ہیں اور وہ یہ پیش کر سکتے ہیں کہ ہم پر یہ فضل ہوا اور وہ انعام ہوا۔

منجملہ اس کے ایک یہ بھی کہ توریت کی خدمت اور اس کے استحکام کے لئے برابر خلفاء و رسل آتے رہے لیکن قرآن شریف کو یہ مرتبہ حاصل نہ ہوا (نعوذ باللہ من ذلک) سوچ کر بتاؤ کہ کیا یہ اسلام کی بے عزتی اور نقص کی دلیل ہوگی یا اس کے لئے عظمت کا ذریعہ؟

مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے مخالفوں نے میری مخالفت میں یہاں تک غلو کیا ہے کہ اسلام کی بھی سخت ہتک کرلینی انہوں نے گوارا کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء اور تمام نبیوں سے افضل اور اکمل تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) معاذ اللہ ناقص نبی ٹھہرایا۔ جب یہ تسلیم کرلیا اور اپنا عقیدہ بنالیا کہ اب کوئی شخص ایسا نہیں ہوسکتا جو اللہ تعالیٰ سے شرف مکالمہ پا سکے اور خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ پر تائیدی نشان ظاہر کر سکے تو تم خود بتاؤ کہ اس عقیدہ سے اسلام کا کیا باقی رہتا ہے؟ اگر خدا تعالیٰ پہلے بولتا تھا مگر اب نہیں بولتا تو اس کا ثبوت کیا ہے کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اگر خدا تعالیٰ پہلے خارق عادت تصرفات دکھاتا تھا مگر اب نہیں دکھاتا تو اس کا کیا ثبوت ہے؟ قصے کہانیاں کون قوم بیان نہیں کرتی۔ افسوس ان کو تعصّب نے ایسا اندھا کر دیا ہے کہ کچھ بھی ان کو سجھائی نہیں دیتا اور میری مخالفت میں یہ اسلام کو بھی ہاتھ سے دیتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ425-427 جدید ایڈیشن)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی شکرانہ فنڈ

(جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر دوسرے روز (27؍دسمبر) کے پہلے اجلاس کے دوران مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں ”خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی شکرانہ فنڈ“ کے لئے جو تحریک پیش کی تھی اس کا اردو متن ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

احباب کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری اور اجازت سے خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں ایک اہم تحریک پیش کرنا چاہتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ:

”میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ نے 27؍مئی 1908ء کو حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا جانشین اور خلیفہ چنا اور جماعت احمدیہ نے آپؓ کے ساتھ مکمل فرمانبرداری کا عہد کیا۔ نیز یہ عہد بھی کیا کہ جماعت کے لئے آپؓ کا حکم ایسے ہی ہوگا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم تھا۔ چنانچہ جماعت کے اندر خلافت کا قیام ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمانہ بزمانہ یہ خلافت مستحکم ہوتی چلی گئی۔ اب 2008ء میں انشاء اللہ خلافت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال پورے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس بیش قیمت انعام اور اس انعام کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے جو ان گنت افضال اور برکات نازل ہوئی ہیں اور ان گنت ترقیات جو جماعت نے خلافت احمدیہ کے سایہ کے نیچے کی ہیں ان کا شکر جماعت پر واجب ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اس شکر کے اظہار کے لئے سن 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کا اہتمام کرے۔ اور اس غرض کے لئے ایک منصوبہ کی منظوری بھی مرحمت فرمائی جو دنیا کی سب جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔

1939ء میں خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کا اہتمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں کیا گیا اور آپ کے دور خلافت کے پہلے پچیس سال مکمل ہونے پر اور اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکر گزاری کا عملی ثبوت دینے کیلئے جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام ہمام اور محبوب آقا کے حضور قریباً 3 لاکھ روپے کی رقم بطور شکرانہ پیش کی اور درخواست کی کہ حضور اسے قبول فرمائیں اور جس رنگ میں پسند فرمائیں اسے استعمال کریں۔

اب خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے موقع پر مناسب ہوگا کہ سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکر گزاری کا عملی ثبوت دیتے ہوئے ہم سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک مناسب رقم بطور شکرانہ اس درخواست کے ساتھ پیش کریں کہ یہ جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا اظہار ہے۔ حضور جس رنگ میں پسند فرمائیں اسے استعمال کریں۔

مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے تجویز کیا ہے کہ اس شکرانہ کی رقم کم از کم دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ ہو۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے خاکسار جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ اور اس محبت کو مدِنظر رکھتے ہوئے جو اسے خلافت احمدیہ سے ہے اس تحریک پر لبیک کہے گی۔ احباب جماعت انفرادی حیثیت میں بھی اور جماعتی طور پر بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مختلف ممالک کے جو نمائندگان یہاں تشریف رکھتے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ واپس جا کر اپنے اپنے ممالک میں اس امر کی تحریک کریں۔

والسلام

خاکسار

(چوہدری حمیداللہ)

صدر مرکزی کمیٹی

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء

27؍دسمبر 2005ء۔ بمقام قادیان

آمدمہ کنعان کی ہر بار مبارک

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ماریشس اور قادیان سے کامیاب مراجعت پر)

گیت

مَرْحَبَا صَدْ مَرْحَبَا اَھْلًا وَّ سَھْلًا مَرْحَبَا

(الاپ)

اے غازیٔ توحید، جہانگیر و جہاں دار ـــ لکھ آئی نیا باب ظفر پھر تری یلغار

شاداں ہیں سبھی کہتے ہیں سرکار مبارک
صد بار مبارک تجھے ہر بار مبارک
یزداں کی عطا فتح کے اثمار مبارک

لینے نہ دیا چین تجھے غیرت دیں نے ـــ نصرت کی بہر رنگ تری عرشِ بریں نے

اے رشکِ وفا سیّد و سردار مبارک
صد بار مبارک تجھے ہر بار مبارک
یزداں کی عطا فتح کے اثمار مبارک

تھکنے ہی نہیں دیتی کبھی فکرِ امانت ـــ تازہ تجھے رکھتی ہے ترے جذبوں کی شدّت

تجھ کو یہ لگن ہمّت و کردار مبارک
صد بار مبارک تجھے ہر بار مبارک
یزداں کی عطا فتح کے اثمار مبارک

کھاتی ہے قسم دنیا ترے عزم ویقیں کی ـــ ہے دھوم زمانے میں ترے نور جبیں کی

اے نجمِ سحر صبح کے آثار مبارک
صد بار مبارک تجھے ہر بار مبارک
یزداں کی عطا فتح کے اثمار مبارک

طے کر کے تو ہر دشت کی پُر خار مسافت ـــ لوٹ آیا نئی منزلوں کی دینے بشارت

اے چہرہ نما ہے ترا دیدار مبارک
عشاق کو ہو جلوۂ دلدار مبارک
آمد مہ کنعان کی ہر بار مبارک

(جمیل الرحمٰن۔ ہالینڈ)

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا نیا فون نمبر

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے رابطہ کے لئے درج ذیل فون/فیکس نمبر استعمال کریں۔

Telephone Number **020 8875 4321**

Fax Number: 020 8870 5234

پاکستان میں
جماعت احمدیہ کے بنیادی حقوق کی سلبی

(1984ء کے صدارتی آرڈیننس کے تناظر میں مقدمات کی بھرمار

ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ کے خلاف مقدمات (1985 تا 2003ء) کی مختصر داستان)

(چوہدری محمد ابراہیم۔لندن)

قرآنِ کریم نے بنی نوع انسان کی پیدائش کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت قرار دیا ہے انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں بھیجے۔ مذہب کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی آمد پر بحیثیت مجموعی یہ کبھی بھی نہیں ہوا کہ لوگوں نے ان کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے ہوں اور فوراً ان پر ایمان لے آئے ہوں۔ ہر خدائی فرستادہ کی مخالفت کی گئی اور ان کی راہوں میں روڑے اٹکائے گئے۔ قوم کے سرداروں اور بڑے لوگوں نے ان کی بھرپور مخالفت کی مگر بالآخر فتح انبیاء کرام اور ان کی جماعتوں کی ہوئی۔

حضرت مسیحِ موعودؑ کے دعویٰ کے ساتھ ہی ان کے ساتھ بھی وہی ہوا جو پہلے انبیاء کے ساتھ ہوتا رہا۔ انفرادی مخالفت نے قومی مخالفت کا روپ دھار لیا۔ ۱۹۷۴ء میں جماعتِ احمدیہ کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئین اور قانون کی اغراض سے غیر مسلم قرار دے دیا۔ ۱۹۸۴ء میں پاکستان کے ڈکٹیٹر نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف آرڈیننس جاری کر دیا جس کی رو سے جماعت کے بنیادی حقوق سلب کر دیئے گئے۔ اس آرڈیننس کی رو سے جماعتِ احمدیہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف عدالتوں کا سہارا لینے کی کوشش کی گئی اور بے شمار احمدیوں کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کیا گیا اور جماعتِ احمدیہ کا میڈیا پریس، اخبارات، اور رسائل خاص طور پر ان کا نشانہ بنے۔ ایڈیٹر، پبلشر، پرنٹر اور مضمون نگار بالخصوص مقدمات میں الجھائے گئے۔ اور یہ سلسلہ آج تک پاکستان میں جاری ہے۔

خاکسار ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ جو پہلے عالمگیر مجلس انصاراللہ کا اور بعد میں مجلس انصاراللہ پاکستان کا ترجمان ہے، کا ۱۹۶۰ء سے پبلشر اور بعد میں مینجر مقرر ہوا۔ مجھ پر سب سے پہلا مقدمہ اگست ۱۹۸۵ء میں مکرم مولانا غلام باری سیف ایڈیٹر اور مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب پرنٹر کے ساتھ قائم کیا گیا۔

پاکستان کے عدالتی نظام میں ہوتا یوں ہے کہ ایف آئی آر، درج ہونے کے بعد ملزمان کی پہلی عبوری ضمانت اور بعد میں کنفریمیشن ہوتی ہے یا انہیں حوالات میں بھجوا دیا جاتا ہے۔ ۱۹۸۵ء سے ۲۰۰۱ء تک ماہنامہ انصاراللہ کے عملہ کے خلاف چھبیس مقدمات درج ہوئے۔ مختلف اوقات میں ان کی نوعیت مختلف ہوتی تھی۔ مگر ہر مقدمہ میں الزامات قریباً ایک ہی طرح کے ہوتے تھے۔

۱۔ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔

۲۔ مرزائیت (احمدیت) کی تبلیغ کرتے ہیں۔

۳۔ مسلمانوں کے جذبات (اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر۔ نماز یا کلمہ پڑھ کر اور قرآنِ کریم کی آیات درج کرکے) مجروح کرتے ہیں۔

قریباً یہی وہ الزامات تھے جن کے ارد گرد تمام مقدمات گھومتے تھے۔ اٹھارہ سال تک پاکستان کی مختلف عدالتوں (ربوہ، چنیوٹ، جھنگ، سرگودھا، لاہور سیکریٹریٹ، پنجاب ہائی کورٹ، ٹنڈو آدم، شہداد پور، سانگھڑ، حیدرآباد، کراچی سیشن کورٹ، سندھ ہائی کورٹ کراچی) میں حاضری دی جاتی رہی ایک دفعہ ضمانت منسوخ ہو جانے کی وجہ سے ایک ماہ کے لئے چنیوٹ جیل میں اسیر راہِ مولا ہونے کا اعزاز بھی ملا۔

مخالفین کی طرف سے عدالتوں میں ہر پیشی کے دوران جو عام طور پندرہ دن یا ایک ماہ کے بعد ہوتی تھی گھنٹوں وقت کے ضیاع، انتظار، ہزاروں میل کے سفر خوف و ہراس اور روپے کے ناجائز خرچ کی صورت پیدا کی جاتی رہی اور کی جارہی ہے۔ چند واقعات اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

سلامتی یا لعنت

ربوہ میں ریذیڈینٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ہماری پیشی تھی کہ ایک بزرگ کو اندر مجسٹریٹ کے پاس لایا گیا۔ ان بزرگ کے خلاف مولوی الزام یہ لگا رہا تھا کہ یہ آدمی مجھے تبلیغ کر رہا ہے۔ بزرگ یہ سن کر حیران ہوئے اور عدالت سے کہا کہ مَیں تو ان صاحب کو جانتا تک بھی نہیں۔ مَیں تو عدالت سے باہر سڑک سے گذر رہا تھا کہ یہ صاحب دوسری طرف سے آتے ہوئے مجھے نظر آئے اور مَیں نے اپنی عادت کے مطابق ان کو صرف السلام علیکم کہا۔ اس سے زیادہ میری ان سے کوئی بات نہیں ہوئی۔ مجسٹریٹ سمجھ گیا اور مولوی صاحب کو یہ کہہ کر فارغ کر دیا کہ بات میرے نوٹس میں آگئی ہے، آپ جائیں۔ جب مولوی چلا گیا تو مجسٹریٹ نے ان بزرگ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ: 'بزرگو! یہ لوگ سلامتی کے قابل نہیں؟ یہ جھوٹ بولنے والے لوگ تو لعنت کے مستحق ہیں'۔

مولوی کی علمیت

ربوہ کی عدالت میں ہم پیشی کے لئے حاضر تھے۔ ہمارے خلاف الزام یہ تھا کہ امام جماعتِ احمدیہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری ظفر اللہ خان کو کلمۃ اللہ کہا ہے۔ یہ حضور کا ایک خطبہ جمعہ تھا جس میں حضور نے حضرت چوہدری صاحب کو دعائیہ رنگ میں کلمۃ اللہ کہا تھا۔ ماہنامہ ''انصاراللہ'' نے حضور کا یہ خطبہ جمعہ شائع کیا تھا جس پر کلمۃ اللہ کے لفظ پر F.I.R درج ہوگئی کہ یہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے۔ کیونکہ قرآنِ کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ قرار دیا ہے۔ کہنے والے نے یہ کہا کہ کہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذاتِ گرامی اور کہاں یہ بیچارے ظفر اللہ خان۔ یہ تو بہت بڑی توہین ہوگئی ہے۔ ہمارے وکیل مکرم ملک محمود مجید صاحب مولوی صاحب پر جرح کر رہے تھے۔ دورانِ جرح ملک صاحب نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ کلمہ کے کیا معنی ہوتے ہیں؟ مولوی صاحب خاموش ہوگئے۔ دوسری دفعہ پھر پوچھا گیا مگر کوئی جواب نہ ملا۔ جب تیسری دفعہ یہ سوال دہرایا گیا تو مجسٹریٹ نے مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ وکیل صاحب کلمہ کے معنی آپ سے پوچھ رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ مجھے تو کلمہ کے معنی نہیں آتے۔ یہ سن کر مجسٹریٹ نے کہا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ مولوی صاحب! مَیں آپ کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ آپ کو کلمہ کے معنی نہیں آتے؟

خوف و ہراس کا ماحول

جب تھانے میں F.I.R درج ہو جاتی ہے تو پولیس ملزمان کو گرفتار کرنے کی کوشش میں ہوتی ہے ملزمان کو اپنے گھر اور دفتر چھوڑ کر کسی محفوظ جگہ منتقل ہونا پڑتا ہے۔ ایف آئی آر، درج ہونے اور عبوری ضمانت کے درمیان کافی وقت لگ جاتا اور بعض اوقات کئی کئی دن لگ جاتے۔

ایک دفعہ مَیں ۱۹۹۱ء میں جلسہ سالانہ قادیان گیا ہوا تھا۔ اٹاری کے راستے مَیں لاہور اسٹیشن پر گاڑی سے اترا تو ہمارے ایک طفل ہاتھ میں بڑا سا گتہ لے کر کھڑے تھے جس پر میرا نام لکھا ہوا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس بچے نے مجھے کہا کہ آپ فوری طور پر مکرم امیر صاحب لاہور سے رابطہ کریں۔ مَیں نے فون پر امیر صاحب سے رابطہ کیا تو پتہ چلا کہ سندھ میں ماہنامہ ''انصاراللہ'' کے حوالے سے ایک مقدمہ درج ہوگیا ہے۔ اس لئے آپ تا اطلاع ثانی ربوہ نہ جائیں۔ اس ہدایت کے ملنے پر میں پندرہ دن لاہور میں ٹھہرا رہا۔ پھر کہیں کراچی جا کر ہماری عبوری ضمانت ہوئی۔ ان مقدمات میں عام طور پر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیٹر اور مکرم قاضی منیر احمد صاحب پرنٹر میرے ساتھ ہوتے تھے۔ یہ حفاظتی تدابیر تھیں جو اختیار کی جاتی تھیں ورنہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے کسی نے بھی کبھی خوف و ہراس محسوس نہ کیا۔ ہنستے مسکراتے ہوئے عدالتوں اور جیلوں میں جاتے تھے بعض اوقات ہزاروں لوگوں کے جلوس بھی عدالتوں کے باہر کھڑے ہوتے تھے اور وہ حملہ کرنے سے بھی نہ چوکتے۔

عبوری ضمانت ہو چکنے کے بعد ملزمان کو پھر سیشن کورٹ میں ضمانت کی کنفریمیشن کے لئے پیش کیا جاتا جو کثر اوقات منظور ہو جاتی مگر کبھی کبھی رد بھی کر دی جاتی اور جیل بھجوا دیا جاتا۔ ضمانت کنفرم ہونے کے بعد مقدمات کی فہرست لمبی ہوتی رہتی اور ملزمان عدالتوں میں جا کر اپنی پیشیاں بھگتتے رہتے۔ عام طور پر عدالتوں کے باہر بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی تھی اور کھڑے کھڑے ہی انتظار کرنا پڑتا تھا جو بعض اوقات کئی کئی گھنٹوں تک لمبا ہو جاتا۔

عام پاکستانی کی ان حالات سے لاعلمی

ہم تین دوست کراچی سے اپنے ایک مقدمہ کی ضمانت کے بعد ٹرین پر ربوہ آنے کے لئے سوار ہوئے۔ گاڑی کے سلیپر میں چار آدمیوں کی گنجائش تھی تین ہم تھے چوتھے ایک پڑھے لکھے اور معزز دوست ہمارے ساتھی ہوئے۔ کراچی نکل کر آپس میں گفتگو شروع ہوئی اس دوست نے ہم سے پوچھا کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ ہم نے ان کو بتایا کہ ہم ربوہ جارہے ہیں اور وہیں کے رہنے والے ہیں تو انہوں نے پوچھا کہ کراچی کس طرح آئے تھے؟ ہم نے بتایا کہ مقدمہ کے سلسلہ میں ضمانت کے لئے۔ اس پر اس دوست کی دلچسپی اور بڑھی تو انہوں نے پوچھا کہ ضمانت کیسی؟ اور مقدمہ کیا ہے؟ ہم نے ان کو بتایا کہ ایک خط پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ لکھا گیا تھا۔ وہ خط مخالف نے ڈاک خانہ سے چرایا تھا اور ہمارے خلاف مقدمہ درج کروا دیا ہے۔ یہ سننے پر ان کا فوری ردعمل یہ تھا کہ نہیں ایسا تو نہیں ہوسکتا شاید کوئی غلط فہمی ہے۔ ورنہ بِسْمِ اللّٰہِ پر کیا مقدمہ درج ہوسکتا ہے۔ اتفاق سے میری جیب میں ایف۔ آئی۔ آر۔ کی نقل تھی۔ مَیں نے جب ان کو پڑھنے کے لئے دی تو انہوں نے پڑھ کر فرمایا کہ اس قوم کا تو بیڑہ ہی غرق ہو جانا ہے جس کے بعض لوگ اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔ دورانِ سفر اُن سے لمبی گفتگو جاری رہی۔

اس واقعہ کے بیان کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عام لوگوں کو ان باتوں کا علم ہی نہیں۔ مُلّاؤں کا ایک مخصوص طبقہ ہے جو اپنے مفادات کی خاطر ایسی حرکتیں کر رہا ہے۔ یہ مُلّاں ہی ایف۔ آئی۔ آر۔ درج کرواتا ہے۔ اس کے بعد مقدمہ سرکار بنام ملزمان ہو جاتا ہے۔ سرکاری وکیل ہی اس کی پیروی کرتا ہے اور جو الٹی سیدھی باتیں وہ سرکاری وکیل کو پڑھاتے ہیں اس کے تناظر میں وہ کیسز کی پیروی کرتا ہے۔

جھوٹ اور غلط بیانی کی انتہا

عام طور پر جو عدالتوں میں مقدمات درج ہوتے ہیں وہ جھوٹ اور غلط بیانی پر مبنی ہوتے ہیں۔ ماہنامہ انصاراللہ کی دستیابی بھی ان کے لئے ایک اہم مرحلہ ہوتا ہے۔ کبھی وہ اسے ڈاک خانہ سے چوری کرتے ہیں اور کبھی یہ غلط بیانی کرتے ہیں کہ رسالہ کا پبلشر اور مینجر اس کو بازار میں کھڑے ہو کر تقسیم کر رہے تھے۔ حالانکہ یہ کبھی آج تک نہیں ہوا۔ بہرحال یہ امر تکلیف دہ ہے کہ اسلام کے نام نہاد علماء عدالتوں میں اکثر جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ شہداد پور ضلع سانگھڑ سندھ میں ہمارے خلاف ایک مقدمہ درج ہوا جو ایک پوسٹ کارڈ کے مضمون پر مشتمل تھا۔ کارڈ پر اوپر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ لکھا ہوا تھا۔ اس پوسٹ کارڈ پر دستخط میرے تھے۔ وہ کارڈ ایک احمدی کے نام تھا جسے ملاں نے ایک ڈاک خانہ سے چوری کیا تھا۔ احمدی کا پتہ اوپر سے کھرچ دیا تھا۔ اور ظاہر یہ کیا گیا تھا کہ یہ خط مُلّاں کے نام لفافہ میں بند کر کے بھجوایا گیا تھا۔

سیشن جج کی عدالت میں پیشی کے دوران جب وہ مقدمہ کی فائل میرے سامنے آئی تو میں نے دیکھا کہ پوسٹ کارڈ اور لفافہ جو فائل میں لگے ہوئے ہیں ان میں پوسٹ کارڈ بڑا ہے۔ اور لفافہ چھوٹا ہے وہ کارڈ اس لفافہ میں فولڈ کرنے کے بغیر آ ہی نہیں سکتا۔ پوسٹ کارڈ دُہرا ہی نہیں کیا گیا۔ جن دوستوں نے پاکستان میں وہ پوسٹ کارڈ دیکھا ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ پوسٹ کارڈ اگر ایک بار فولڈ ہو جائے تو چونکہ وہ گتہ کا ہوتا ہے اس لئے اس لکیر کو خواہ کچھ کیا جائے مٹایا ہی نہیں جاسکتا۔

خاکسار نے یہ معاملہ کورٹ ہی میں اپنے وکیل مکرم سید علی احمد صاحب ایڈوکیٹ سندھ ہائی کورٹ (جو سندھ

میں احمدیوں کے مقدمات کی پیروی کرتے تھے) کے سامنے پیش کیا۔ ملاں بھی عدالت میں موجود تھا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ سیشن جج سے کہیں کہ وہ مولوی کو کہہ کر اس کارڈ کو لفافہ میں ڈلوائیں۔ وہ کچھ کہہ تو نہ سکا مگر ہنس پڑا اور گہری نظر سے مولوی کی طرف دیکھنے لگا گویا وہ کہہ رہا ہو 'دروغ گو را حافظہ نباشد'۔

آپ یہ بات سن کر حیران ہونگے کہ یہ ناقابلِ تردید حقیقت عدالت کے نوٹس میں آجانے کے باوجود، عدالت اس کیس کو خارج نہ کر سکی اور ہم نے دس سال تک اس کیس کے لئے عدالتوں کے چکر کاٹے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ اس خط کے اوپر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ درج تھے۔ جیسا کہ عام طور پر احمدیوں کے دفتری خطوط میں ان دعائیہ فقرات کو لکھا جانا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ پر تعزیراتِ پاکستان دفعہ نمبر ۲۹۸ اور نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ پر دفعہ نمبر ۲۹۵ (جس کی سزا توہینِ رسالت کے ضمن میں موت ہے) لگائی گئیں۔ ایف۔ آئی۔ آر۔ میں یہ دعویٰ درج شدہ موجود ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ہر مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک سمجھتا ہے مگر یہ مرزائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد کی ذات لیتے ہیں لہذا یہ توہینِ رسالت میں آتا ہے اس لئے سزائے موت والی دفعہ نمبر ۲۹۵ لگائی جائے۔

غیر از جماعت لوگوں پر مُلّاں کی دہشت

مقدمات کی پیروی کے دوران ایک دفعہ ہم لوگ اپنے وکیل کے ساتھ سندھ کی ایک عدالت میں حاضر تھے۔ اتفاق سے اس دن سیشن جج چھٹی پر تھے۔ ہم لوگ اپنے وکیل (سید علی احمد صاحب طارق) کے ہمراہ ریڈر کے کمرہ میں نئی تاریخِ پیشی لینے کے لئے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد مُلّاں کے وکیل جو ایک معمر پڑھے لکھے آدمی تھے کمرہ میں داخل ہوئے اور بڑی گرم جوشی کے ساتھ ہمارے وکیل کو "السلام علیکم" کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ شاید مصافحہ کے لئے پہلا ہاتھ دوسرے تک پہنچ بھی نہ سکا تھا کہ بدقسمتی سے مولوی دوسرے دروازہ سے کمرہ میں داخل ہوا اور اس نے اپنے وکیل کو بڑی تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہوئے بڑے متکبرانہ انداز میں کہا کہ تمہیں شرم آنی چاہئے تم ایک غیر مسلم کو اتنی گرم جوشی سے سلام کہہ رہے ہو۔

آپ یقین کریں کہ وہ بیچارہ وکیل اس مُلّاں کی بات کے جواب میں ایک لفظ بھی نہ بول سکا اور شرمندہ ہو کر رہ گیا۔ مگر سچی بات تو یہ ہے کہ اس واقعہ سے ہمارا خون کھول گیا۔ مجھ سے نہ رہا گیا۔ مَیں عدالت سے باہر آکر اس وکیل سے ملا اور کہا کہ "چوہدری صاحب! آپ نے حد کر دی ہے اور اس مولوی کی بات کے جواب میں آپ ایک لفظ بھی نہ کہہ سکے۔ آپ نے تو چپ سادھ لی مگر اس سے میرا خون کھول گیا ہے۔ اگر آپ کی جگہ مَیں ہوتا تو مَیں اس مقدمہ کی فائل اور اس کی فیس (جو شاید اس نے آپ کو دی ہو) اس کے منہ پر دے مارتا اور کہتا کہ تم ہوتے کون ہو میرے ذاتی تعلقات میں دخل دینے والے؟"۔

وکیل صاحب بڑے معصومانہ انداز میں کہنے لگے کہ: "دیکھیں ناجی! ہماری دنیاداری ہے۔ اگر یہ مولوی اپنی مسجد میں میرے خلاف خطبہ پڑھ دے تو میرا کام ٹھپ ہو جائے گا"۔ گویا اس کا رزق مولوی کی آشیرباد سے وابستہ تھا۔

عرفی تو میندیش ز غوغائے رقیباں
آواز سگاں کم نکند رزق گدا را

اسیرانِ راہِ مولا ہونے کا شرف

۷،۸ فروری ۱۹۹۴ء کی بات ہے کہ اخبار الفضل اور ماہنامہ "انصار اللہ" کے ملزمان (مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب، مکرم آغا سیف اللہ خان، مکرم مرزا محمد الدین ناز، مکرم قاضی منیر احمد اور خاکسار محمد ابراہیم) ایڈیشنل سیشن جج چنیوٹ کی عدالت میں اپنی ضمانت کی کنفرمیشن کے لئے حاضر تھے۔ ہماری طرف سے مکرم بیرسٹر مبشر لطیف صاحب لاہور پیش ہوئے تھے۔ ایک گھنٹہ کی بحث اور وکلاء کے دلائل سننے کے بعد سیشن جج نے کہا کہ مَیں فیصلہ لکھواتا ہوں آپ باہر انتظار کریں۔ بحث کے دوران جج کا موڈ بہت اچھا تھا اور فریق مخالف کے وکیل کی بات کو بعض اوقات ردّ کر دیتا تھا۔ جس سے ہم نے یہی تاثر لیا تھا کہ ضمانت کنفرم ہو جائے گی۔ مگر چار ساڑھے چار گھنٹے کے انتظار کے بعد جب ہم کمرہ عدالت میں داخل ہوئے تو جج کا موڈ بدلا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں نیچی تھیں اور وہ بڑی بے قراری کے ساتھ الفضل اخبار کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ خاصی تگ و دو کے بعد وہ ایک لفظ "حضور" پر اٹکا اور گویا ہوا کہ "حضور" کا لفظ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بولا جاتا ہے۔ مگر الفضل نے رپورٹنگ کرتے ہوئے اپنے خلیفہ کو "حضور" لکھا ہے۔ یہ توہینِ رسالت میں آتا ہے لہذا ضمانت منسوخ کی جاتی ہے۔ ہمارے وکیل نے کہا کہ جناب! میں آپ کو حضورِ والا کہتا ہوں اور اگر حضور کے لفظ پر ہی کسی نے جیل جانا ہے تو سب سے پہلے میڈم نور جہاں کو جیل جانا چاہئے جو ہر روز ریڈیو اور ٹی وی پر مندرجہ ذیل پنجابی شعر پڑھتی ہیں۔ ؎

کیوں دُور دُور رہندے او حضور ساڈے کولوں
سانوں دس دیو ہویا کی قصور ساڈے کولوں

'حضور' کا لفظ اُردو اور پنجابی زبان میں عام لوگوں کا تکیہ کلام اور عام مروج ہے۔ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ "آنحضور" مخصوص ہے۔ مگر جج صاحب شاید بیرونی دباؤ کی وجہ سے کوئی بات سننے کے موڈ ہی میں نہ تھے بہرحال ہم کمرہ عدالت ہی میں تھے کہ ربوہ پولیس کا عملہ ہتھکڑیوں سمیت آگے بڑھا اور ہمیں کہا کہ بھاگیں نہ۔ ہماری طرف سے جواب دیا گیا کہ ہم بھاگنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ ہم کسی کے باپ کو قتل کر کے یہاں نہیں آئے۔ ہمارا ضمیر صاف ستھرا ہے۔ یہ مذہب کی جنگ ہے۔ ہم اس کے لئے ہر قربانی کے لئے حاضر ہیں۔ بہرحال ہمیں تھانہ ربوہ لے جایا گیا اور رات تھانے ہی میں گزری۔ اگلے دن پولیس نے ربوہ عدالت سے ہمارا چودہ دن کا ریمانڈ لیا اور ہمیں چنیوٹ جیل (لاہور روڈ) منتقل کر دیا گیا۔

ہمیں چنیوٹ جیل کی اوپر والی منزل میں بھجوایا گیا جو ایک بڑا کمرہ تھا اور اس میں ۲۵، ۳۰ قیدی پہلے سے موجود تھے۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو وہ قیدی کبھی ہمیں دیکھتے تھے اور کبھی اس جیل کو۔ ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ نئے آنے والے لوگوں کا اس جیل سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔؟ جب ان کو بتایا گیا کہ ہم احمدی ہیں اور ربوہ سے تعلق رکھتے ہیں تو انہوں نے بڑی حسرت سے دیکھا اور کہا کہ آپ لوگوں کے پیچھے تو مولوی پڑے ہوئے ہیں۔

چنیوٹ جیل میں ایک مہینہ قیام کے دوران ہم پر کیا گزری اس کے بارہ میں خاکسار پہلے تفصیلی حالات لکھ چکا ہے اور ۱۹۹۴ء کے الفضل انٹرنیشنل کے کسی شمارہ میں شائع شدہ موجود ہیں۔

عدالتوں میں جھوٹ کی انتہا کر دی گئی

ربوہ کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھ دیا گیا۔ تھانہ ربوہ کے سامنے مین سڑک پر لگے ہوئے Mile stone پر ربوہ کی بجائے چناب نگر لکھ دیا گیا۔ کسی من چلے نے چناب نگر مٹا دیا یا Mile stone توڑ دیا تو مقدمہ ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو اس وقت ربوہ میں ناظرِ اعلیٰ اور امیر مقامی تھے کے خلاف درج کر دیا گیا گرفتاری ہوئی اور حضور کو جیل بھیج دیا گیا۔

یہ رُخ بھی ملاحظہ ہو

ربوہ میں ماہنامہ انصار اللہ کے حوالہ سے ہمارے خلاف کیس درج ہو گیا۔ عبوری ضمانت بھی ہو گئی۔ کنفرمیشن کے لئے ہم جھنگ سیشن جج کی عدالت میں تین دفعہ گئے مگر ضمانت کنفرم نہ ہو سکی۔ خیال کیا جانے لگا کہ شاید ملزمان کو حوالات بھجوا دیا جائے گا۔ جھنگ کی جماعت کے مخلص دوست مکرم مختار احمد صاحب سنوری اپنے دو تین دوستوں کے ساتھ بھی عدالت میں آیا کرتے تھے تاکہ بوقت ضرورت ضمانت بھی دے سکیں اور ربوہ سے آنے والوں سے ملاقات بھی ہو سکے۔

جب تین پیشیاں گزر گئیں تو سنوری صاحب اپنے کسی کام سے لاہور گئے اور ایک احمدی جج مکرم محمد اسلام صاحب بھٹی سے ملے اور ان کو برسبیل تذکرہ ساری صورت حال بتائی۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر دیکھئے کہ اگلے ہی دن جھنگ والے سیشن جج لاہور گئے اور بھٹی صاحب سے ملے وہ انکے بیچ کے آدمی تھے اور بے تکلف دوست تھے۔ بھٹی صاحب نے کہا کہ ربوہ کے بعض دوست ضمانت کی توثیق کے لئے آپ کی عدالت میں حاضر ہوتے ہیں۔ مگر آپ ان کی ضمانت نہیں لے رہے ہیں۔ مَیں سفارش تو نہیں کرتا مگر ایک بات ضرور کہتا ہوں کہ قیامت کے دن تمہارا گلا ہوگا اور میرا ہاتھ۔ اگلی تاریخ پر ہم حاضر ہوئے۔ مکرم خواجہ سرفراز صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ہمارے ساتھ تھے۔ اور پولیس ہتھکڑیوں کے ساتھ عدالت میں حاضر تھی۔ کیس پیش ہوا۔ جج صاحب نے سرکاری وکیل سے پوچھا کہ ملزمان کے خلاف کیا کیا الزامات ہیں سرکاری وکیل نے F.I.R پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے رسالہ انصار اللہ میں اپنے آپ کو مسلمان کہا ہے جو صدر پاکستان ضیاء الحق کے جاری کردہ آرڈیننس ۱۹۸۴ء کے خلاف ورزی ہے۔ جج نے کہا کہ وہ عبارت پڑھیں۔ وہ عبارت پڑھی گئی۔ یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک خطبہ جمعہ تھا جس میں حضور نے کسی ایک نظریہ کے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ اس سلسلہ میں مسلمانانِ عالم یہ کہتے ہیں۔ جج نے سرکاری وکیل سے پوچھا کہ کیا آپ کو اُردو آتی ہے؟ اس میں انہوں نے اپنے آپ کو مسلمان کب کہا ہے بلکہ دنیا کے مسلمانوں کی بات کی گئی ہے۔

پھر کہا کہ دوسرا الزام کیا ہے؟ کہا گیا کہ انہوں نے قرآنِ کریم کی آیات رسالہ میں درج کی ہیں۔ رسالہ پڑھوایا گیا۔ آیات درج تھیں۔ جج نے پوچھا کہ کیا قرآنِ کریم کی آیات درج کرنا ان کے لئے منع ہیں؟ قانون کا حوالہ دیں۔ سرکاری وکیل نے پی۔ ایل۔ ڈی۔ کی ورق گردانی شروع کر دی۔ کافی دیر لگائی مگر اسے وہ قانون نہ مل سکا۔ ہمارے وکیل مکرم خواجہ سرفراز صاحب بڑے جری اور نڈر وکیل تھے۔ انہوں نے میز پر ہاتھ مار کر بڑے اعتماد کے ساتھ کہا کہ قانون اگر آپ نے پڑھنا ہے تو مجھ سے پڑھیں۔ آپ شام تک پی۔ ایل۔ ڈی کی ورق گردانی کرتے رہیں آپ کو یہ قانون کا حوالہ نہیں ملے گا کیونکہ یہ قانون ہے ہی نہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت احمدیوں کو قرآنِ کریم پڑھنے اور لکھنے سے روک نہیں سکتی۔

تیسرا الزام قرآنِ کریم کی آیات لکھنے سے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے سے متعلق تھا۔ جج کو یقین ہو گیا کہ F.I.R. جھوٹی درج کروائی گئی ہے۔ پوچھا پولیس کہاں ہے۔ ربوہ کا ایس۔ ایچ۔ او عدالت میں حاضر تھا۔ آگے بڑھ کر جج کو سیلوٹ کیا۔ جج نے فرمایا کہ تمہیں شرم آنی چاہئے۔ کیس میں کچھ ہے ہی نہیں اور تم نے F.I.R درج کی ہوئی ہے۔ ضمانت کی توثیق ہو گئی۔

سندھ کے کیسز کا کراچی میں منتقل ہونا

سندھ میں "انصار اللہ" کے حوالے سے تین کیس درج ہوئے۔ مدعی تو ایک ہی تھا (احمد میاں حمادی) مگر عدالتیں مختلف تھیں۔ ٹنڈو آدم میں خط والا مقدمہ۔ شہداد پور میں ماہنامہ انصار اللہ قرآن کریم نمبر اور سانگھڑ میں قرآنِ کریم کی منتخب آیات کا سندھی ترجمہ پر۔

ہم تینوں عدالتوں میں حاضریاں دے رہے تھے کہ اس دوران سندھ کے مُلّاؤں کی طرف سے ایک فتویٰ جاری ہوا کہ احمدی واجب القتل ہیں۔ اس فتویٰ پر احمد میاں حمادی کے دستخط بھی تھے۔ ہمارے وکیل مکرم سید علی احمد صاحب طارق ماشاء اللہ بہت ہی لائق اور بیدار مغز شخصیت ہیں۔ انہوں نے سندھ ہائی کورٹ میں ایک درخواست دائر کی جس میں مؤقف اختیار کیا کہ ان کے مؤکلان ضلع سانگھڑ کی تین مختلف عدالتوں میں پیش ہوتے ہیں۔ ان کیسز کے مدعی ایسے شخص ہیں جو احمدیوں کے واجب القتل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لہذا ان سے کوئی بعید نہیں کہ یہ مُلّاں میرے مؤکلان کو بوقت پیشی اتنے آدمیوں کے ساتھ کوئی بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ خاص طور پر ٹنڈو آدم میں عدالت کے نزدیک ہی مُلّاں کی درسگاہ بھی ہے۔ اور اس پورے شہر میں کوئی بھی احمدی نہیں۔ لہذا سندھ کے جملہ مذہبی مقدمات جو احمدیوں کے خلاف ہیں ان کو کراچی منتقل کر دیا جائے۔ چیف جسٹس نے اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے تمام مقدمات کراچی منتقل کرنے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد سندھ کے سب احمدیوں کے مقدمات کراچی سیشن کورٹ میں سماعت ہونے لگے۔

سید علی احمد طارق صاحب ایڈووکیٹ

فرض ناشناسی ہوگی اگر اس موقعہ پر جماعتِ احمدیہ کے معروف وکیل اور قانون دان مکرم سید علی احمد صاحب

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کی قبولیت کے طفیل ہم اس کے فضل بارش کی طرح برستے دیکھتے ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے جو نظارے دیکھے ہیں وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنانے والے ہونے چاہئیں۔

شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ نیک اعمال بھی ہونے چاہئیں۔ عبادتوں کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔

(جلسہ سالانہ قادیان کے نہایت کامیاب وبابرکت انعقاد اور اللہ تعالیٰ کی غیرمعمولی تائید ونصرت پر احباب کو شکرگزاری کی خصوصی تاکید۔ ایم ٹی اے کے کارکنان و دیگر رضاکارانہ خدمت کرنے والوں اور حکومتی انتظامیہ کے تعاون پر اظہارتشکر)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ مورخہ 30/دسمبر 2005ء(30/فتح 1384ہجری شمسی)بمقام قادیان دارالامان(بھارت)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

﴿بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾(الزمر:67)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن پہلے ہمارا جلسہ سالانہ قادیان اختتام کو پہنچا تھا۔اس جلسے کے دوران جو یہاں شامل تھے انہوں نے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے نظارے دیکھے اور اپنے اندر ایک روحانیت اترتی محسوس کی۔آپ میں سے ہر ایک جو اس جلسے میں شامل ہوا وہ اس بات کا گواہ ہے،کئی لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا۔کئی نومبائعین اور خواتین نومبائعات سے بھی جن کی ابھی پوری طرح تربیت بھی نہیں ہوئی یہ اظہار ہوئے۔بعض کے چہروں اور جذبات سے یہ اظہار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور حکم سے جس جلسے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آغاز فرمایا تھا، 100 سال سے زائد عرصہ کے بعد آج بھی وہ تائیدات شامل ہونے والوں کے چہروں پر نظر آ رہی ہیں،ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان نظر آ رہے ہیں۔

ایک خاتون جنہوں نے چند سال پہلے بیعت کی تھی پاکستان سے آئی ہوئی تھیں اور اداس بیٹھی تھیں۔اُن سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ بڑی خاموش بیٹھی ہیں تو کہنے لگیں کہ پہلی دفعہ جلسے میں شامل ہوئی ہوں، ماحول ہی کچھ ایسا ہے،اپنے اندر ایک عجیب قسم کی روحانیت محسوس کر رہی ہوں،اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کر رہی ہوں اور کیونکہ اب واپس جانا ہے اس لئے اداس بھی ہو رہی ہوں۔تو یہ ایک آدھ نہیں نئے آنے والوں میں ایسی سینکڑوں،ہزاروں مثالیں ملتی ہیں۔

بہرحال مَیں بتا رہا تھا کہ جلسے کی برکات سے آپ جو یہاں شامل ہیں نے فائدہ اٹھایا ہے وہ تو ہے ہی ہے،اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی نعمت سے جو ہمیں نوازا ہے اور جو انعام عطا فرمایا ہے اس کی بدولت دنیا کے کونے کونے میں احمدیوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کے عظیم الشان نظارے دیکھے ہیں۔دنیا کے کونے کونے سے لوگوں کی فیکسز آ رہی ہیں کہ ہم نے وہاں ایک خاص ماحول دیکھا جس کا دُور بیٹھے، ایم ٹی اے کو دیکھ کر، ہم پر بھی خاص اثر ہو رہا تھا۔پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے یہاں سے Live ٹرانسمیشن کا میسّر آ جانا بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔یہاں بھی اور باہر بیٹھے ہوئے احمدی بھی سمجھتے ہیں کہ بس اس نئی ایجاد سے بڑی آسانی سے فائدہ اٹھا لیا ہے۔یہاں سے سگنل سیٹلائٹ کے ذریعہ سے بھیج دیا اور وہاں سے ایم ٹی اے سٹوڈیو نے لے کر آگے دنیا میں پھیلا دیا۔بظاہر تو یہ اسی طرح ہے۔لیکن ہر ملک کے کچھ قوانین ہیں اور یہاں کے قوانین کے مطابق کافی فارمیلیٹیز (Formalities) سے گزرنا پڑتا ہے۔باوجود اس کے کہ ہم نے کئی مہینے پہلے اس سلسلے میں کام شروع کر دیا تھا۔ایک کمپنی سے ٹھیکہ بھی ہو گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مناسب قیمت پر ہوا تھا۔لیکن قانون کے مطابق بعض سرکاری محکموں سے اجازت لینی بھی ضروری تھی جو میرے یہاں بھارت پہنچنے کے بعد تک نہیں ملی تھی۔ ہماری انتظامیہ بھی پریشان تھی اور جس کمپنی سے ٹھیکہ ہوا تھا اور جن کا سیٹلائٹ استعمال ہونا تھا، وہ بھی پریشان تھے کیونکہ ان کی کچھ چیزیں استعمال ہونی تھیں اور ان کے سیٹلائٹ کے ذریعہ سے رابطہ ہونا تھا اور یہی خیال تھا کہ 16/دسمبر کا خطبہ Live نہیں جا سکے گا۔البتہ اس کمپنی نے ہمیں یہ آفر دی کہ ہم اپنے نام کے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔اس میں قانونی طور پر کچھ حرج بھی نہیں ہوگا، بہت سارے ٹی وی چینلز دو دو ناموں کے ساتھ اپنے پروگرام ٹیلی کاسٹ کرتے ہیں، نشر کرتے ہیں۔لیکن اس صورت میں یہ خیال ضرور آیا کہ ابھی تک ایم ٹی اے نے جو اپنی انفرادیت قائم رکھی ہوئی ہے کہ صرف ایم ٹی اے کے نام، نشان اور لوگو (Logo) کے ساتھ دنیا میں ہمارے سارے پروگرام چلتے ہیں، خاص طور پہ جلسوں کے پروگرام، تو اس میں تو ایک اور ٹی وی چینل کا نام بھی آ جائے گا۔بہرحال 14/دسمبر تک سب پر مایوسی تھی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات بدلے، سرکاری محکموں سے ایک دن پہلے تک یہی جواب ملا تھا کہ اس میں ابھی وقت لگے گا اتنی جلدی نہ کریں۔لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا 14/دسمبر کو ایسے حالات بدلے کہ اسی دن دوپہر کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اجازت نامہ مل گیا۔اور 16/دسمبر کا خطبہ لائیو(Live) ہر ایک نے سنا۔پھر اگلا خطبہ ہوا پھر جلسے کے پروگرام ز ہوئے جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اس وعدے کی ایک بار اور بڑی شان سے پورے ہونے کی دلیل ہے کہ ’’مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘، مَیں تیرے ہر کام کو سنواروں گا۔اور اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ جو کام مہینوں سے نہیں ہو رہا تھا وہ چند منٹوں میں ہو گیا۔اللہ تعالیٰ کی یہ تائیدات ہمیں اس طرف مزید توجہ دلاتی ہیں کہ ہم اس کے آگے اور زیادہ جھکنے والے اور شکر ادا کرنے والے بنیں۔اسی طرح اس سلسلے میں ہمیں اس کمپنی کا بھی شکرگزار ہونا چاہئے جنہوں نے اس سلسلے میں ہم سے مکمل تعاون کیا۔پھر ایم ٹی اے کا سٹاف جو تقریباً تمام والنٹیئرز ہیں۔کچھ لندن سے آئے تھے، کچھ یہاں کے تھے، کچھ معاونین پاکستان سے آئے تھے ان سب نے اچھی طرح کام کیا، اپنے اپنے فرائض ادا کئے۔بہرحال یہ اپنی نوعیت کا ایک خاص چینل ہے جو تقریباً والنٹیئرز سے چلتا ہے۔یعنی زیادہ تر وہی ہیں۔لندن میں تو بہت بڑی تعداد میں والنٹیئرز ہیں، ایسے کارکنان ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کیا ہوا ہے، کسی نے پورے ہفتے کے لئے، کسی نے چند گھنٹے کے لئے، کسی نے ہفتے میں چند دن کے لئے اور یہ ایسا واحد ٹی وی چینل ہے جو بغیر اشتہاروں کے چلتا ہے۔دنیا میں جب بھی کبھی کسی کو ملا ہوں اور ایم ٹی اے کا ذکر ہوا، جب بھی کسی کو بتاتا ہوں کہ یہ 24 گھنٹے چلنے والا چینل ہے اور بغیر اشتہاروں کے چلتا ہے۔تو یہ بات ان سب کے لئے بڑی عجیب ہوتی ہے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے، اس کے تو بڑے اخراجات ہوتے ہیں۔تو یہاں کے علاوہ جن کارکنان کا مَیں نے ذکر کیا ہے، جنہوں نے یہ جلسہ دنیا کو دکھانے کے لئے خدمت کی اور اپنا وقت دیا، ان میں لندن میں بیٹھے ہوئے والنٹیئرز بھی ہیں، ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔جو اُس مغربی ماحول

میں پلنے بڑھنے کے باوجود بڑے اخلاص و وفا کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے مددگار ہو رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ یہاں بھی آئے، بلکہ بعض دوروں پہ میرے ساتھ افریقہ بھی جاتے ہیں، موسم کی سختیاں اور بے آرامیاں جھیلتے ہیں، کبھی کسی نے شکوہ نہیں کیا۔ اور یہ دو چار نہیں ہیں بلکہ سوڈیڑھ سو یا اس سے بھی زیادہ ہوں گے اور میرے نزدیک یہ اس زُمرہ میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچ کر دکھایا ہے کہ ﴿نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ﴾ یعنی ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ پس اس تاریخی جلسے کو دنیا میں پہنچانے میں معاون ہونے کی حیثیت سے صرف یہاں سامنے نظر آنے والے ایم ٹی اے کے کارکنان ہی نہیں بلکہ پیچھے بیٹھے ہوئے وہ مددگار بھی شکریے اور دعاؤں کے مستحق ہیں جنہوں نے بڑے خوبصورت طریق پر یہ پروگرام ساری دنیا میں پہنچایا اور ہر احمدی نے دیکھا۔ جہاں احمدی ان سارے ظاہری جو سامنے کارکنان تھے ان کے لئے دعائیں کر رہے ہوں یا باقی کارکنان کے لئے دعا کر رہے ہوں وہاں ان کارکنان کو بھی جو ان خدمات پر مامور تھے، یہ مَیں کہتا ہوں کہ اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے اور شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح محمدی کے مددگاروں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی، پہلے سے مزید بڑھ کر اس روح کو قائم رکھتے ہوئے خدمت کرتے چلے جائیں، اللہ اس کی توفیق دے۔

پھر اس کے علاوہ بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے دیکھے وہ بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنانے والے ہونے چاہئیں۔ عموماً جماعت احمدیہ کا جہاں بھی جلسہ سالانہ ہوتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کے طفیل ہم اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح برستے دیکھتے ہیں، اور ہر جلسے کے بعد ایک نیا سنگ میل، ایک نئی منزل ہمیں نظر آ رہی ہوتی ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی طرف توجہ دلا رہی ہوتی ہے۔ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بستی میں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنا کامیاب جلسہ ہوا، جہاں پہلے جلسے میں صرف 75 افراد شامل تھے اور اس بستی کو چند لوگ جانتے تھے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کے طفیل آج دیکھیں اس بستی میں جلسے کی حاضری 70 ہزار افراد کے قریب تھی اور دنیا کے کونے کونے میں قادیان دارالامان کی آواز پہنچ رہی تھی۔ ہمارے سر اِس انعام پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جانے چاہئیں۔ ہمارے دل شکر کے جذبات سے لبریز ہونے چاہئیں تاکہ اللہ تعالیٰ مزید اپنے فضلوں کی بارش برسائے اور اپنے مزید انعامات سے ہمیں بہرہ ور فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں شکر گزاری کے کیا طریق بتائے ہیں۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا۔ یعنی شکر گزاری تبھی ہوگی جب تم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور اس کی مکمل بندگی اختیار کرنے والے ہوگے اور یہی ایک مومن کی شان ہے اور اس سے ایک مومن مزید انعامات کا وارث بنتا ہے۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اس نکتے کو سمجھے اور صرف یہ نہ ہو کہ نعرے لگا کر ہی ہماری شکر گزاری کا اظہار ہو رہا ہو، جو ہم نے جلسے میں لگائے اور اس کے بعد ختم ہو گیا۔ بلکہ حقیقی اظہار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کریں، نیک اعمال بجا لا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، لوگوں کے حقوق ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

حضرت سلیمانؑ کی ایک دعا کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرماتے ہوئے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے اور یہ دعا ہر احمدی کو بھی ہر وقت یاد رکھنی چاہئے کیونکہ آج احمدی ہی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضلوں کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ اور جتنا ہم اس طرح شکر گزاری کریں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا فیض پانے والے ہوں گے۔ اور وہ دعا یوں سکھائی گئی کہ ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ (النمل:20) کہ اے میرے رب مجھے توفیق بخش کہ مَیں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر تب ادا ہوگا، جب عبادت کے معیار قائم کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے نیک اعمال بجا لانے کی طرف بھی ہر وقت توجہ رہے گی، اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی اور تبھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیک اعمال، عبادات کے اعلیٰ ترین معیار اور اسوہ حسنہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ آپ کی عبادتوں کے معیار دیکھیں کبھی آپؐ گھر سے باہر نکل کر ویران جگہ پہ جا کے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ اللہ تعالیٰ سے کیا راز و نیاز ہو رہے ہیں۔ کبھی اپنے گھر میں بیوی سے اجازت لیتے ہیں کہ مجھے اجازت دو کہ آج رات اپنے ربّ کی عبادت میں گزار دوں۔ جب پوچھا جاتا ہے کہ آپؐ کو تو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہوا ہے، تمام انعامات سے نواز دیا ہوا ہے پھر کیوں اپنی جان ہلکان کرتے ہیں؟ تو کیا خوبصورت جواب عطا فرماتے ہیں کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن خدا کو یاد رکھتے تھے۔

(مسلم کتاب الحیض باب ذکراللہ تعالیٰ فی حال الجنابة وغیرھا)

پس یہ نمونے ہیں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے بطور اسوہ پیش فرمائے تاکہ ہم بھی ان پر عمل کریں، ان نمونوں پر چلنے والے ہوں۔ پھر امت کی بخشش کی فکر ہے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ جس حد تک قبولیت دعا کی خوشخبری دیتا ہے آپ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ سجدے میں چلے جاتے ہیں اور ہر دفعہ خوشخبری کے بعد سجدات شکر بجا لاتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکّہ سے مدینہ واپس لوٹ رہے تھے جب ہم عَزْوَرَء مقام کے قریب پہنچے تو وہاں حضورؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کچھ دیر دعا کی۔ پھر حضورؐ سجدے میں گر گئے اور بڑی دیر تک سجدے میں رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ پھر سجدے میں گر گئے۔ آپؐ نے تین دفعہ ایسا کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی اور اپنی امت کے لئے شفاعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے میری امت کے ایک تہائی کی شفاعت کی اجازت دے دی۔ پھر اپنے رب کا شکرانہ بجا لانے کے لئے سجدے میں گر گیا۔ اور سر اٹھا کر پھر اپنی امت کے لئے اپنے رب سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے مزید ایک تہائی امت کی شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائی۔ مَیں پھر شکرانے کا سجدہ بجا لایا۔ پھر سر اٹھایا اور امت کے لئے اپنے ربّ سے دعا کی۔ تب اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے تیسری تہائی کی بھی شفاعت کے لئے مجھے اجازت عطا فرما دی اور میں اپنے ربّ کے حضور سجدہ شکر بجا لانے کے لئے گر گیا۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد فی سجود الشکر)

پس یہ شکر بھی ایک عظیم نعمت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے ہمیں عطا کیا گیا ہے، اس کو حاصل کرنے کے لئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا چاہئے اس کے آگے جھکنا چاہئے اور اس کی عبادت کرنی چاہئے اور صحیح معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر دیکھیں بندوں کی شکر گزاری کے کیا کیا طریق سکھلائے۔ جب مسلمانوں پر مکّہ میں طرح طرح کے مصائب ڈھائے گئے تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے اِذن سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس وقت شاہ حبشہ نے ان کو اپنے ملک میں پناہ دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بادشاہ نجاشی کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھا اور ہر موقعہ پر آپؐ نے اس احسان کی شکر گزاری کا اظہار اپنے اقوال و افعال سے فرمایا۔ چنانچہ جب نجاشی کا وفد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استقبال کھڑے ہو کر کیا۔ آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم کافی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا انہوں نے ہمارے ساتھیوں کو بڑے اکرام سے رکھا تھا اور میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے اس احسان کا بدلہ خود اتاروں۔ (سیرۃ النبویة لابن کثیر جلد ثانی صفحہ 31 باب ہجرۃ من ھاجر من اصحاب رسول اللہ من ارض حبشة فراربدینھم من الفتنة)

پس یہ سبق ہے ہمارے لئے بھی کہ تم بھی ان بندوں کا شکر ادا کرو جو تمہارے کام آئیں۔

یہاں حکومت کی انتظامیہ نے بھی ہر معاملے میں بہترین تعاون کیا ہے۔ جلسہ سے پہلے جلسہ کے مدنظر قادیان کی گلیوں اور سڑکوں کو ٹھیک کروایا۔ سیکیورٹی انتظامات ہر طرح سے صحیح ہونے کی طرف توجہ دی۔ اور بڑی بھاری تعداد میں پولیس کی نفری یہاں مہیا کی۔ جلسے کے جماعتی انتظامات کے لئے تو اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ جماعت میں تو خود ہی انتظام ہو جاتا ہے۔ احمدی تو خود ہی اپنے انتظامات کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی اور دنیاوی جلسہ ہو تو اتنے بڑے مجمعے میں دنگا فساد کا خطرہ ہوتا ہے۔ ہم تو ایک پُرامن قوم ہیں اور جو ایک دفعہ جماعت کے نظام میں اچھی طرح پرو دیا جائے اس کو تو اس کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اس سے تو یہ فعل کبھی سرزد نہیں ہوتا کہ وہ ہنگامہ کرے۔ وہاں اس قسم کی سیکیورٹی کی ضرورت نہیں ہوتی جس طرح باہر ہوتی ہے۔ لیکن شاید بیرونی خطرے کی وجہ سے بھی انہوں نے اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے سیکیورٹی کا انتظام کیا تھا۔ بہرحال ہمیں اس معاملے میں ان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

ضمناً یہ بھی بتا دوں کیونکہ یہاں بعض بالکل غیر تربیت یافتہ نومبائعین بھی آئے تھے، جن کو اب اپنی تربیت کی طرف خود بھی توجہ دینی چاہئے اور جن کے ذریعے سے بیعتیں ہوئی ہیں ان کو بھی ان کی تربیت کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اس کے علاوہ ان کے ساتھ جلسہ دیکھنے کے لئے کچھ غیر از جماعت یا غیر مسلم بھی شامل ہو گئے تھے۔ اور بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا کون کس قسم کا انسان ہے۔ تو بہرحال جلسہ جب ختم ہوا ہے تو جلسے

کے اختتام پر نظارت دعوت الی اللہ کے اصرار پر کہ ان نومبائعین کو ضرور ملنا چاہئے مَیں نومبائعین کے بلاک میں گیا۔ لیکن ان کی عدم تربیت اور جماعت کے ڈسپلن کا پتہ نہ ہونے کی وجہ سے وہاں ایک ہنگامہ سا ہو گیا تھا۔ بہرحال کچھ تو جذبات میں کھڑے تھے لیکن کچھ ایسا عنصر بھی تھا جو صرف شور کرنے والا تھا۔ جس طرح کسی دنیاوی جلسے میں ہوتا ہے یہ بعضوں کے چہروں سے نظر آ رہا تھا۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض شرارت کی غرض سے بھی اندر بٹھائے گئے ہوں کیوں کہ یہاں بھی مخالفت تو ہے۔ بہرحال ہمارے سیکیورٹی والوں کو اس وقت بڑی ہمت کرنی پڑی اور ان لوگوں کو کنٹرول کرنا پڑا۔ یہ بھی اللہ کا فضل ہے کہ جوان کے لئے احاطہ بنایا گیا تھا وہ اسی میں رہے۔ لیکن اس صورتحال کے باوجود بھی پولیس کی سیکیورٹی کو نہیں بلانا پڑا جس طرح دوسرے جلسوں میں ہوتا ہے۔

یہاں آ کر بلکہ دنیا میں جہاں بھی جماعت کے جلسے ہو رہے ہوں پولیس والے یہی کہتے ہیں کہ آپ کے لوگوں کا کام بڑا آسان ہے کہ خود ہی یہ سارے کام سنبھال لیتے ہیں۔ تو بہرحال جماعت کی روایات سے ہٹ کر تھوڑی دیر کے لئے بدانتظامی ہوئی تھی اور کیونکہ اس وقت Live چل رہا تھا، ایم ٹی اے کے کیمروں نے اسی وقت فوری طور پر اس کو تمام دنیا کو دکھا بھی دیا۔ تو مختلف جگہوں سے یہ پیغام آنے شروع ہو گئے سیکورٹی والوں کو بھی، مجھے بھی خط آئے کہ یہ کیا کیا؟ اس لئے مَیں نے ذکر کر دیا ہے۔ بہرحال آئندہ انتظامیہ کو بھی خیال رکھنا چاہئے۔ بغیر باقاعدہ پلاننگ کے یہ کام نہیں ہونا چاہئے۔ ایسی صورت میں کیونکہ بعض دفعہ ایسے لوگ جن کا آپ کو معین طور پر پتہ نہ ہو وہ کوئی بھی ایسی حرکت کر سکتے ہیں جس سے نقصان ہو اور جماعتی روایات اور وقار کو خطرہ ہو۔ بہرحال وہ بھی وقت خیریت سے گزر گیا۔ اس پر بھی ہمیں شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو کسی بھی قسم کے نقصان سے بچا لیا۔

تو جیسا کہ مَیں نے کہا اس دفعہ جلسہ پر 70 ہزار کی حاضری تھی جو اب تک قادیان کے جلسوں میں ایک ریکارڈ حاضری ہے۔ سات آٹھ ہزار شاید باہر کے ملکوں سے آئے ہوں گے، باقی تمام یہیں کے تھے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، ہمیں شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی تعداد میں لوگوں کو یہاں اکٹھا کیا اور بڑے آرام سے ان کے انتظامات کرنے کا موقع بھی مہیا فرمایا، توفیق بھی عطا فرمائی۔ ان سب کی رہائش اور کھانے کا انتظام بھی احسن رنگ میں پورا ہوا۔ تمام کارکنان نے بڑے احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی ڈیوٹیاں دیں اور دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ مہمانوں کو بھی ان کا شکرگزار ہونا چاہئے۔ کارکنان خود بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی کہ کافی بڑے رش کے، جلسے کے دن تھے خیریت سے گزر گئے اور وہ اس قابل رہے کہ آسانی سے ڈیوٹیاں دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ غرض کہ ہر جگہ ہر موقع پر ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضل کے نظارے نظر آتے ہیں اور ہمیں اس کا شکرگزار ہونا چاہئے۔

آج ہم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ادراک رکھنے والے ہیں ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا﴾ (ابراہیم:34) اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اس کو احاطہ میں نہ لا سکو گے۔ انہیں شمار کرنا تو ممکن نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ تو ہم بن سکتے ہیں۔ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے ماتحت کہ اس کی جو نعمتیں نازل ہوتی ہیں ان کا ذکر کر کے مزید شکرگزار بندہ بننے کی ہم کوشش تو کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحیٰ:12) اور جہاں تک تیرے رب کی نعمت کا تعلق ہے تُو اسے بکثرت بیان کیا کر۔ 1905ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی الہاماً یہ فرمایا تھا کہ ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحیٰ:12) پس یہ احمدی کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو بے شمار نعمتیں نازل ہو رہی ہیں ان کا شکر یہ ادا کرتا چلا جائے اور جیسا کہ شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ نیک اعمال بھی ہونے چاہئیں، عبادتوں کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ بھی ہر احمدی کا فرض ہے کہ ایسا کرے۔

یہ جلسہ ہر ایک احمدی کے آپس کے تعلقات میں مضبوطی پیدا کرنے والا بھی ہونا چاہئے۔ بھائی بھائی کو معاف کرے اور صلح پیدا کرنے کی طرف بھی کوشش ہونی چاہئے۔ صرف کوشش ہی نہیں بلکہ آگے بڑھ کر صلح کرنی چاہئے۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ رشتہ داروں کو رشتہ داروں کے قصور معاف کرنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ ہر احمدی، ہر دوسرے احمدی بلکہ ہر انسان کے ساتھ ہمدردی اور احسان کا سلوک کرنے والا ہونا چاہئے۔ اور اس طرف توجہ کریں تبھی شکرگزار بندوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ یہ شکر کے جذبات اپنے اندر پیدا کریں گے تبھی جلسے کے فیض سے فیضیاب ہونے والے بھی کہلائیں گے۔ اور مزید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بھی ہوں گے۔ اور یہی چیز زبان حال سے ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحیٰ:12) کا آپ کو مصداق بنا رہی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس اعلان سے حصہ پا رہے ہوں گے کہ ﴿لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ﴾ کہ اگر تم شکر کرو گے تو مَیں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔ پس شکرگزاری کے جذبات سے تمام نیکیوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں تا کہ آپ کو بھی اور آپ کی نسلوں کو بھی مزید نیکیوں کی توفیق ملتی چلی جائے۔ صرف اس بات پر فخر نہ ہو کہ جلسہ کامیاب ہو گیا ہے بلکہ یہ سوچ رکھیں کہ آپ کی زندگی کے لئے جلسہ تب کامیاب ٹھہرے گا کہ جب آپ اُن نیکیوں کو جن کی آپ کو تلقین کی گئی ہے اور آپ نے سنی ہیں، ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں۔ اس بات کی خوشی منائیں کہ یہ باتیں سن کر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس طرف خود بھی توجہ پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے توفیق بھی عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نزول ہوا ہے۔ پس اس جذبے کے ساتھ اپنی شکرگزاری کے جذبات کو بڑھاتے چلے جائیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ستمبر 1905ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ﴾ اس لحاظ سے اس سال کے اس آخری جمعہ کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے تشکر سے پُر جذبات کے ساتھ دعاؤں کا دن بنا لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجیں کہ جمعہ کے دن کے دوران دُرود خاص اہمیت رکھتا ہے اور پھر یہ شکر اور یہ درود ہمیشہ آپ سب کی زندگیوں کا حصہ بن جائے اور پھر اس شکر کے مضمون کے ساتھ نئے سال کا آغاز ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کریں جو گزشتہ سال عطا ہوئی تھیں تا کہ جو آئندہ آنے والا سال ہے وہ پہلے سے بڑھ کر برکات لانے والا ہو۔ احمدیت کی فتح کے جو آثار ہم دیکھ رہے ہیں وہ مزید قریب تر آ جائیں۔ پس خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے کی گئی، شکرگزاری کے جذبات سے پُر ہماری عبادتیں ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور جماعت کی آئندہ ترقیات کو ہمارے قریب تر لے آئیں گی۔ پس آگے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے جھولیاں بھرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنتے چلے جائیں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی بھی کریں اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حلال کمائی کی برکت

حضرت شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے متقی اور صاحب ورع بزرگوں میں سے تھے۔ آپ ٹوپیاں سیا کرتے تھے اور جب تک ایک ٹوپی فروخت نہ ہو جاتی دوسری نہ سیتے۔ اس کے علاوہ ایک ٹوپی کی قیمت دو درہم سے کم لیتے نہ زیادہ۔ اور دو درہم میں ٹوپی فروخت کرنے کے بعد ایک درہم تو اس شخص کو دے دیتے جو سب سے پہلے آپ کے پاس آتا اور ایک درہم کی روٹی خرید کر کسی درویش کے ہمراہ ایک گوشہ میں بیٹھ کر کھا لیتے۔

کسی صاحب نصاب مرید نے آپ سے پوچھا کہ زکوٰۃ کس کو دوں؟ فرمایا کہ جس کو تم مستحق زکوٰۃ سمجھتے ہو۔ یہ سننے کے بعد جب وہ رخصت ہوا تو راستے میں ایک بہت ہی شکستہ حال فقیر نظر پڑا۔ چنانچہ اس نے بطور زکوٰۃ ایک اشرفی اس کو دے دی۔ لیکن دوسرے دن دیکھا کہ وہی نابینا فقیر ایک شخص سے کہہ رہا ہے کہ کل ایک شخص نے مجھ کو اشرفی دی تھی جس سے مَیں نے فلاں مغنیہ کے ساتھ بیٹھ کر شراب پی۔

اس واقعہ کا ذکر جب مرید نے آپ کے سامنے کرنے کا قصد کیا تو اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی آپ نے فرمایا کہ جاؤ میرا یہ ایک درہم بھی اس شخص کو دے دو جو تم کو سب سے پہلے مل جائے۔ چنانچہ باہر نکلنے پر اس کو ایک سیّد مل گیا جس کو اس نے وہ درہم پیش کر دیا اور خود اس کے پیچھے چل دیا۔ وہ سیّد بجائے آبادی کے جنگل میں پہنچا اور اپنے دامن میں سے مردہ تیتر نکال کر پھینک دیا۔ جب مرید نے یہ واقعہ بیان کر کے سیّد صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آج سات یوم سے میری بیوی بچے فاقے سے ہیں اور مَیں سوال کرنے کی ذلت سے بچنے کے لئے جب رزق کی تلاش میں گھر سے نکلا تو جنگل میں یہ مردہ تیتر مل گیا اور مَیں نے اہل وعیال کے کھانے کے لئے اس کو اٹھا لیا۔ لیکن تمہارے ایک درہم دے دینے کے بعد مَیں اس کو پھینکنے یہاں آ گیا۔

یہ واقعہ مرید نے جب حضرت شیخ ابوالعباس سے بیان کرنے کا قصد کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حرام کمائی کا مال شراب خانے کی نذر ہو جاتا ہے اور جائز کمائی ایک سید کو مردار کھانے سے بچا لیتی ہے۔ (تذکرۃ الاولیا)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ فرانس کے
چودھویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: فہیم احمد نیاز۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فرانس)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ فرانس کو اپنا چودھواں جلسہ سالانہ مرکزی مشن ہاؤس ’’بیت السلام‘‘ میں مورخہ 11، 12 اور 13 / نومبر 2005ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم مولانا فیروز عالم بھویان صاحب کو اس جلسہ کے لئے بطور نمائندہ مقرر فرمایا۔

جلسہ سالانہ سے دو ماہ قبل اس کی تیاریوں کے لئے میٹنگز شروع ہوئیں۔ ان میں افسر جلسہ سالانہ مکرم حفیظ احمد ملک صاحب، افسر جلسہ گاہ مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مربی سلسلہ اور افسر خدمت خلق مکرم سعید حدوی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مقرر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان احباب نے اپنے نائبین مقرر کر کے جلسہ سالانہ کے کام کو 28 شعبوں میں تقسیم کیا تاکہ تمام کام بحسن وخوبی سرانجام پائیں۔

مورخہ 10 / نومبر کی شام مکرم مولانا فیروز عالم بھویان صاحب لندن سے تشریف لائے۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد انہوں نے جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کے ساتھ ایک میٹنگ کی، کام کا جائزہ لیا اور انتہائی مفید ہدایات سے نوازا۔

جلسہ کا پروگرام

11 / نومبر بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ اجتماعی طور پر سنا گیا۔ بعد ازاں تقریب پرچم کشائی ہوئی۔ مکرم مولانا فیروز عالم بھویان صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے فرانس کا قومی پرچم لہرایا۔ اس موقع پر بچوں نے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ والی نظم کورس کی شکل میں پیش کی۔

جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم محمد سلیم صاحب آف کمورو کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم منیر احمد ناگی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب فرانس نے استقبالیہ خطاب کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے بارہ میں ضروری ہدایات دیں اور بطور خاص ہمسایوں کے آرام کا خیال، گاڑیوں کی ٹھیک پارکنگ اور دیگر امور میں انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کی ہدایت کی۔

اس کے بعد مرکزی نمائندہ مکرم مولانا فیروز عالم صاحب بھویان نے خطاب فرمایا۔ اس میں آپ نے خاص طور پر عبادت کی طرف توجہ دلائی اور حاضرین کو پانچ وقت نماز باجماعت کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ ہمیشہ عاجزی اور انکساری کو اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔

آج کی آخری تقریر مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ کی تھی جس میں جلسہ سالانہ کی اہمیت وافادیت پر انتہائی مفید انداز میں روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز جماعتی روایات کے مطابق نماز تہجد سے ہوا۔ بعد ازاں نماز فجر اور درس قرآن کریم ہوا۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو عزیزم مرزا نبیل احمد صاحب نے کی۔ جبکہ مکرم محمود محمد حسین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار سنائے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم اشتیاق احمد صاحب سیکرٹری وصایا کی تھی جنہوں نے بہت عمدگی سے نظام وصیت پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم موسیٰ سمارے صاحب نے کلام محمود سے چند اشعار پیش کئے۔ جبکہ مکرم عمر احمد صاحب آف کمورو نے نظام خلافت اور اس کی برکات کے موضوع پر نہایت احسن رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ اس سیشن کی آخری تقریر تھی۔

مستورات کا اجلاس

اس دوران مستورات کی طرف ان کا علیحدہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرمہ رقیہ احمد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فرانس نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر اسلامی روایات اور تربیت اولاد کے موضوع پر تھی۔ دوسری تقریر نظام خلافت اور اسلام کا مستقبل کے موضوع پر تھی۔ اس سیشن کا آخری خطاب مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ نے کیا۔ مکرم فیروز عالم بھویان صاحب نے پردہ کی رعایت سے مختصراً خطاب فرمایا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور کھانے کے وقفہ کے بعد آج کے دوسرے اجلاس کا آغاز مکرم ناصر رحمٰن صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ عزیزم اطہر کاہلوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔

پروگرام کے مطابق مکرم سمیر بخوطہ صاحب نے ’’آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے رہبر کامل‘‘ کے موضوع پر فرنچ زبان میں تقریر کی۔ جبکہ مکرم مولانا فیروز عالم صاحب بھویان نے ’’سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام‘‘ پر روشنی ڈالتے ہوئے نہایت ایمان افروز انداز میں حاضرین کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ اس اجلاس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی جن کے ساتھ اجلاس کے اختتام پر ایک مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں ان کے سوالوں کے شافی جواب دئے گئے۔

تیسرا دن

آج جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا جو حسب روایت نماز تہجد سے شروع ہوا۔

اس دن ایک ہی اجلاس رکھا گیا تھا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اسرار الحق صاحب نے کی۔ کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے چند اشعار پڑھنے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ملک حفیظ احمد صاحب کی تھی۔ انہوں نے دعا کی اہمیت کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے کے اقتباسات پیش کئے۔ اس کے بعد مکرم مولانا فیروز عالم صاحب بھویان نے خطاب فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ کی صفت شاکر پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو شکر گزار بندہ بننے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت درود بھیجنے کی نصیحت فرمائی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ فرانس نے کی۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا کردہ روحانی انقلاب کے بارہ میں انتہائی پرجوش اور اثر انگیز تقریر کی۔

اس جلسہ کا اختتامی خطاب مکرم امیر صاحب فرانس نے کیا۔ مکرم امیر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں آپ کی بیان فرمودہ تعلیم کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کی تلقین فرمائی۔

اختتامی دعا کے بعد یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

فرانس میں ان دنوں ملکی حالات نامساعد ہونے کے باوجود 22 قومیتوں کے 542 افراد نے شمولیت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ حاضری منتظمین کے لئے حوصلہ افزا تھی۔

اس جلسہ سالانہ کے انتظامی امور کی انجام دہی میں مراکش کے ایک نوجوان کا جذبہ قربانی بطور خاص قابل ذکر ہے جو ناظم رجسٹریشن تھے۔ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی سے ایک روز قبل ان کے پاؤں میں چوٹ لگ گئی لیکن وہ اس کے باوجود بیساکھیوں کا سہارا لئے جلسہ کے تینوں دن پوری تندہی سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔ منتظمین کی طرف سے جب انہیں آرام کا مشورہ دیا گیا تو کہنے لگے کہ ثواب کے ایسے نادر مواقع تو کبھی کبھار میسر آتے ہیں۔ مَیں اس موقع کو کیسے ہاتھ سے جانے دوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں اور تمام کارکنان کو بہترین اجر سے نوازے۔

اس جلسہ کے دوران اردو تقاریر کا فرنچ زبان میں اور فرنچ تقاریر کا اردو زبان میں رواں ترجمہ کرنے کا مکمل انتظام تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ سالانہ کے دوران چھ بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ الحمد للہ۔

قارئین کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء جلسہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

غزل

ہرایک لفظ حسیں موتیوں کی مالا ہے
ترے کلام میں اوہام کا ازالہ ہے

ترے ہی ہونے سے ثابت وجود ہے میرا
جہاں میں تُو مری پہچان کا حوالہ ہے

نکل کے آئے ہیں ظلمت سے نُور کی جانب
شب حیات میں ہرسمت اب اُجالا ہے

گلے میں ہے مرے تعویذ تیری طاعت کا
بدن پہ تیری محبت کا ہی دوشالہ ہے

ترا ہی نام، تیرا ہی واسطہ دیاہے اِنہیں
اِن الجھنوں کو بڑی الجھنوں میں ڈالا ہے

تُو من شدی کبھی مَن تو ُشدی کے نظارے
جہانِ فکر پہ اک دُودھیا سا ہالہ ہے

ترا وجود، جو قرطاسِ کائنات پہ ہے
خداکے ہاتھ کا لکھا ہوا مقالہ ہے

وہ جانتاہے جسے، ہم نے اس کو جانا ہے
رضائے یار میں اپنی رضا کو پالا ہے

وطن سے تم نے فقط ایک کو نکالا تھا
مرے خدا نے کروڑوں میں اُس کو ڈھالا ہے

دلیل کی ہے نہ تحریر کی خطا کوئی
کہ چشم غیر میں بغض و حسد کا جالا ہے

مَیں جانتاہوں شکستہ ہیں میرے لفظ مگر
قبول کر مرے مُرشد! تُو نام والا ہے

رہ بقا ہو مبارک کہ اب کے دُشمن نے
عدیؔم قُرعہ ترے نام کا نکالا ہے

(طاہر عدیم)

دنیائے مذاہب

مسیح کی آمدِ ثانی اور مورمن فرقہ

(سید ساجد احمد، فارگو، نارتھ ڈکوٹا، امریکہ)

انیسویں صدی عیسوی میں مسیحی فرقوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی کا ہرسو عام چرچا تھا۔ ان کے کئی معروف اور مقبول مذہبی لیڈروں نے آمدِ ثانی کی کئی تاریخیں مقرر کیں۔ عیسائی اپنے گھروں سے نکل کر کھلے آسمان کے نیچے ساری ساری رات جاگ کر آسمان کی طرف دیکھا کئے۔ جب کئی بار یہ پیشگوئیاں پوری نہ ہوئیں تو کئی لوگوں نے تو بائبل کی واضح پیش گوئیوں کی توجیہہ نہ کر سکنے کی وجہ سے عاجز ہو کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ خدا کے علاوہ کسی کو مسیح کی آمدِ ثانی کے لمحے کا علم نہیں۔ لیکن کئی اور لوگوں نے نئے اندازے لگائے اور آمدِ ثانی کی تاریخیں بدل دیں۔ یہ سلسلہ ابھی تک چل رہا ہے۔ جب ایک تاریخ گزر جاتی ہے تو ایک اَور تاریخ مقرر کر دیتے ہیں۔ مغربی اخباروں میں وقتاً فوقتاً اس بارے میں خبریں اور اشتہارات آتے رہتے ہیں، مگر انہیں علم نہیں کہ جس نے آنا تھا وہ تو آکر چلا بھی گیا۔ اکثر میں کوشش کرتا ہوں کہ انہیں حضرت مسیح پاک علیہ السلام یہ پیشگوئی ضرور بھیج دوں:

”مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے تمام مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ (تذکرة الشہادتین، صفحہ ۶۷)

ان ہی عیسائی فرقوں میں ایک فرقہ مورمن (Mormon) فرقہ ہے۔ لیٹر ڈے سینٹس چرچ (Church of Jesus Christ of Latter Day Saints) سے تعلق رکھنے والے مسیحی عرف عام میں مورمن کہلاتے ہیں۔ دنیا بھر میں ان کی تعداد ۱۲ ملین یعنی تقریباً سوا کروڑ ہے۔

یہ فرقہ 1834ء میں جوزف سمتھ (Joseph Smith) نے شروع کیا تھا۔ اس فرقے کی تیز ترقی کی وجوہات میں زیادہ تر کثرتِ تبلیغ کا ذکر کیا جاتا ہے، لیکن اس کی تیز بڑھوتری میں اس کے آغاز میں کثرتِ ازدواج (polygamy) کی اجازت نے بڑا کردار ادا کیا۔ اس کی ترقی کی تیسری وجہ اس کی اپنے ابتدا سے ہی کثرت اولاد کے اصول کا اپنانا ہے۔ مغرب جب کہ مشرق کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کر رہا ہے خود اس کے مورمن فرقے کے خاندانوں میں ایک ہی میاں بیوی سے دس بارہ بچے ہونا عام بات ہے۔

دوسرے عیسائی فرقوں کے مقابل مورمنوں کو مسیح کی آمد ثانی کے تعین کے بارے میں اس لحاظ سے زیادہ مشکل کا سامنا ہے کہ دوسرے فرقوں کے قیاس ہزاروں سال پرانی تحریرات پر مبنی ہیں جب کہ مورمن فرقے کے بانی نے اپنے زعم میں خود خدا سے علم پا کر آمدِ ثانی کا تعین کیا۔ چونکہ مورمن فرقے کے بانی جوزف سمتھ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اس لئے آمدِ ثانی کے بارے میں اس کی پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے سے نہ صرف اس کے دعویٔ نبوت پر حرف آتا ہے بلکہ مورمن فرقے کی وجہِ تشکیل بھی مشکوک بلکہ بے معنی ہو کے رہ جاتی ہے۔

عیسائیوں میں مورمن فرقے کا یہ مخصوص اعتقاد بھی ہے کہ مسیح کا ظہور امریکہ میں ایک بار پہلے بھی ہو چکا ہے۔ چنانچہ مورمنوں کے حوالے سے آمد ثانی کا تذکرہ اصل میں آمدِ مکرّر کا رنگ رکھتا ہے۔ لیکن اس مضمون میں معروفِ عام اصطلاح کا لحاظ رکھتے ہوئے آمد ثانی کی اصطلاح کا استعمال ہی مناسب سمجھا گیا ہے۔

جوزف سمتھ نے 12/ پریل 1843ء کو کہا کہ ایک روز وہ ابنِ آدم (یعنی مسیح) کے آنے کے وقت کے بارہ میں بڑی توجہ سے دعا کر رہا تھا کہ اس نے ایک آواز سنی جو یہ دہرا رہی تھی کہ جوزف، میرے بیٹے، اگر تم ۸۵ سال زندہ رہے تو تم ابن آدم کا منہ دیکھ لو گے۔ سو اتنا کافی سمجھو اور اس معاملے مجھے مزید زحمت نہ دو۔ (ڈاکٹرین اینڈ کاوینینٹس (Doctrine and Covenants)، باب ۱۳۰)

جوزف سمتھ 1805ء میں پیدا ہوُا تھا، گویا جوزف سمتھ کو، بقول اس کے، ایک غیبی آواز نے بتایا کہ آمد ثانی سن 1900 عیسوی (1805+85) تک ہو جائے گی۔ لیکن جوزف سمتھ کو 27/ جون 1844ء کو ایک مشتعل ہجوم نے ۳۹ سال کی عمر میں ہی مار ڈالا۔ چنانچہ نہ ہی جوزف سمتھ نے 85 سال کی عمر پائی اور نہ ہی اس کے عرصہ حیات میں مسیح کی آمد ثانی ہوئی اور نہ اسے حقیقی آمدِ ثانی کا زمانہ ملا۔

اب اگر تو اس کے ماننے والے یہ تاویل کریں کہ جوزف سمتھ سے آمدِ ثانی کا وعدہ اس کے زندہ رہنے کے ساتھ منسلک تھا تو اس سے مورمنوں کے لئے مزید سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا غیبی آواز کو جوزف سمتھ کی متوقع عمر کا علم نہ تھا؟ اگر نہیں تھا تو وہ آواز کس کی تھی؟ اگر خدا کی آواز تھی تو اسے تو اس کی عمر کا علم ہونا چاہئے تھا کیونکہ خدا تو عالم الغیب ہے۔ اگر وہ آواز نا معلوم تھی تو پھر جوزف سمتھ کے باقی بیانات بھی شکوک وشبہات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

دوسرے، اگر غیبی آواز کو جوزف سمتھ کی قبل از وقت موت کا علم تھا تو پھر پچاسی کا معین عدد کیوں استعمال کیا گیا؟

غیبی آواز نے جو کہا اس کا صرف ایک ہی حتمی مطلب نکالا جا سکتا ہے اور وہ یہ کہ مسیح کی آمد ثانی کا واقعہ 1900ء تک ہو جانا چاہئے تھا جو مورمنوں کے نزدیک اس عرصے میں وقوع پذیر نہیں ہوا۔

4/ اپریل 1843ء کو جوزف سمتھ نے ایک کانفرنس میں اعلان کیا کہ اگر اسے پیش گوئی کرنا ہو تو وہ یہ کہے گا کہ وقتِ آخر 1844ء، 45ء یا 46ء یا چالیس سالوں میں وقوع پذیر نہیں ہو گا۔ نوخیز نسل (rising generation) میں ایسے ہیں جو مسیح کے آنے سے پہلے موت کا مزا نہ چکھیں گے۔ (مورمن ڈاکٹرِین (Mormon Doctrine) ۱۹۶۶ء ایڈیشن، صفحہ ۶۹۲)

اس پیش گوئی میں جوزف سمتھ نے آمد ثانی کے وقت کو نوخیز نسل سے باندھا ہے اور ان لوگوں سے جو اکثر لوگوں سے زیادہ عمر پانے والے ہوں۔

اگر نوخیز نسل کا نقطہ آغاز کسی ایسے بچے کو بھی لیا جائے جو اسی روز پیدا ہوُا ہو، جس روز جوزف سمتھ نے یہ اعلان کیا تو زیادہ سے زیادہ اس بچے کے جوانی اور بڑھاپے کے ادوار میں سے گزر کر اس جہان فانی سے کوچ کرنے سے قبل مسیح کو آ جانا چاہئے تھا۔ اگر اس بچے کی عمر ایک سو بیس سال بھی مان لی جائے تو یہ زمانہ 1963ء سے آگے نہیں جاتا۔

آج اس پیش گوئی کو ڈیڑھ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اگر آج کوئی شخص اس زمانے کا زندہ ہوتا تو مورمن ضرور اسے پیش کرتے گو پیشگوئی کی رو سے ایک سے زیادہ کا باہوش وحواس بقید حیات ہونا ضروری ٹھہرتا ہے۔

چونکہ جوزف سمتھ کی یہ اہم پیشگوئی اس کی معینہ نسل کے دوران میں پوری نہ ہوئی تو آمد ثانی کی امید برقرار رکھنے کے لئے ایک نسل کی تعریف کو پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ بروس مک کونکی (Bruce McConkie) نے اپنی کتاب مورمن ڈاکٹرِین (Mormon Doctrine) کے ۱۹۶۶ کے ایڈیشن میں اس مشکل پر بحث کرتے ہوئے (صفحہ ۶۹۲ اور ۶۹۳) پر لکھا ہے کہ ان دنوں میں پیدا ہونے والے کسی شخص کے ہاں 75 سال کی عمر میں اولاد ہوئی ہو تو وہ اولاد اس نسل کو بیسویں صدی کی دوسری دہائی تک لے جاتی ہے۔ ۱۹۱۸=۷۵+۴۳) اور اگر وہ اولاد بھی لمبی عمر پا جائے، مثلاً بیاسی سال سے زیادہ تو آمد ثانی کا زمانہ دو ہزار سے بھی آگے ممتد ہو جاتا ہے (۲۰۰۰=۸۲+۱۹۱۸)۔ اس طرح اس نے خوب غیر ضروری اور بے جا کھینچ تان کر کے اس نسل کو سال ۲۰۰۰ء سے بھی آگے جاتے ہوئے باور کرانے کی کوشش کی ہے۔

اگر ’مک کونکی‘ کی تشریح کو مان بھی لیا جائے تو آج وہ دور بھی گزر گیا ہے۔ سال ۲۰۰۰ء کو بھی اب تو پانچ سال گزر گئے ہیں۔ اب مورمنوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو وہ مسیح کی حقیقی آمد ثانی کو قبول کر لیں یا وہ بھی دوسرے عیسائی (اور مسلمان) فرقوں کی طرح یہ کہنا شروع کر دیں کہ آمد ثانی کو وقت کا کسی کو علم نہیں یا یہ کہ انہیں اب کسی مسیح کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

عمومی گفتگو اور تحریر میں ایک نسل یا پشت کی عمر تیس سے چالیس سال تک سمجھی جاتی ہے گو بعض دفعہ اس کا تعلق کسی شخص کی عمر یا کئی اشخاص کی عمروں کے ساتھ بھی باندھ دیا جاتا ہے۔ بائبل سے اس کے سو سال تک لمبا ہونے کا جواز بھی نکالا جا سکتا ہے۔ لیکن اپنے بیان میں جوزف سمتھ نے خود متعلقہ نسل کو زندہ لوگوں میں سے بعض کے تا حیات ہونے تک محدود کر دیا ہے، اس لئے یوں کھینچ تان کر اصل پیشگوئی کو بدلنے کے مترادف ہے اور گواہ چست اور مدعی سست کی تمثیل کے موافق ہے۔

جب تک جوزف سمتھ زندہ رہا، وہ مسلسل آمد ثانی کے بہت قریب ہونے کا ذکر کرتا رہا۔ اس نے اس کا اس قدر تکرار کیا کہ حوالے پیش کرنے کی ضرورت بھی نہیں۔ اس کی یہ باتیں اس کی جوانی کی ہیں کیونکہ وہ چالیس کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی قتل ہو گیا۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس کا خیال آمد ثانی کو چند دہاکوں میں ہی محدود کر رہا تھا، نہ کہ صدیوں میں۔

جوزف سمتھ کا دعویٰ تھا کہ وہ آمدِ ثانی کے لئے راہ ہموار کرنے آیا ہے۔ جوزف سمتھ نے جو تحریکیں کیں اور جو منصوبے باندھے، ان کا منتہائے مقصود آمد ثانی کے استقبال کی تیاری ہی بیان کی جاتی ہے۔ اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ آمد ثانی کی توقع اپنے دور حیات میں ہی رکھے ہوئے تھا۔

آمد ثانی سے تعلق رکھنے والی وہ پیشگوئیاں جن میں آمد ثانی کا تعین حتمی طور پر سالوں کی گنتی میں کیا گیا ہے، اہل یہود، عیسائیت اور اسلام میں مشترک ہیں۔ اس لئے

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

عیسائیوں اور مسلمانوں کا ایک ہی عمومی وقت میں ایک ہی مُنتظَر کے انتظار میں ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ جب تینوں قوموں کے قیاس گزرتے ہوئے وقت کی شاہراہ کے ایک نقطہ پر مرکوز ہو گئے تو ان میں سے اہلِ فراست کے لئے اس نتیجے پر متفق ہونا مشکل نہیں ہونا چاہئے کہ آنے والا ان تینوں میں سے آخری لوگوں یعنی مسلمانوں میں سے ہی آئے گا۔ یہ قدرتی بات ہے کہ ہر گروہ کی یہی خواہش ہو گی کہ آنے والا انہیں میں سے آئے، لیکن ظاہر ہے کہ جب بھیجنے والے نے اسے ان میں سے نہیں بھیجا تو انہیں خدائے عظیم کے فیصلے کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے مولا کی خوشنودی کے حصول کی چاہت میں اپنے دل و جان آنے والے کے حضور پیش کر دینے چاہئیں۔

آسمانی صحیفوں میں درج ثقہ عبارتوں کے مطابق انیسویں صدی کے آخر میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا زمینِ ہند میں ظہور، بطور مسیح موعود اور مہدی معہود، ہر منتظِر کے لئے نویدِ مسرت ہے اور جنہوں نے ابھی تک انہیں قبول نہیں کیا ان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ یقیناً آپؑ عین وقت موعود پر آئے، نہ آگے نہ پیچھے۔ جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہے

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

یہ ظاہر ہے کہ آپ کے سوا کوئی اور نہیں آیا، ورنہ آج ابن مریم کی آمد ثانی کا انتظار کرنے والوں کو آمدِ ثانی کے بارے میں بے یقینی اور افتراق کا سامنا نہ ہوتا۔

اس صورتِ حال میں مومنوں کی مشکلات کا حل اور ان کے لئے صراطِ مستقیم یہی ہے کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے کو بصدقِ دل قبول کر کے خدا کے فضلوں اور رحمتوں کے طالب ہوں۔
والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

جہاں تک آمدِ ثانی کے بارہ میں جوزف سمتھ کی پیشگوئیوں کا تعلق ہے، وہ اس بارہ میں قدیم آسمانی صحیفوں میں لکھی اور اُس زمانے میں ان کی معروف توضیحات سے کچھ مختلف نہ تھیں۔ اس لئے آمد ثانی کے بارے میں اس کی ایک ایسی پیشگوئی کا درست ہونا جو آسمانی صحیفوں سے تطابق رکھتی تھی، اس کے دعویٰ نبوت کو سہارا نہیں دے سکتی۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ جوزف سمتھ نبوت کی بنیادی شرائط ہی پوری نہیں کرتا، جو اپنی ذات میں ایک الگ مضمون ہے اور جس کا احاطہ اس تحریر کا مقصد نہیں۔

❀❀❀❀❀

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے بنیادی حقوق کی سلبی از صفحہ نمبر 4

طارق ایڈووکیٹ کراچی ابن مکرم سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ کا ذکرِ خیر نہ کروں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ذہین، بیدار مغز، موقع شناس، چوکس مخلص، نڈر، قانون کی باریکیوں سے واقف اور عالم شخصیت کے مالک ہیں۔ صوبہ سندھ میں احمدیوں کے خلاف بے شمار مذہبی مقدمات درج ہوتے رہے۔ عدالتوں میں ان سب کی پیروی مکرم طارق صاحب ہی نے کی اور کر رہے ہیں۔ نحیف وجود ہونے کے باوجود لمبے لمبے سفر کئے۔ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہنستے مسکراتے اور اپنے مؤکلان کی ڈھارس بندھاتے۔ ان کی خاطر مدارت کرتے۔ اپنے لطائف اور شعروں سے اپنے ساتھیوں کو محظوظ کرتے۔ یوں عدالتوں میں جاتے جیسے پکنک منانے کے لئے گھر سے نکلے ہوں۔ جماعت کی امارت کے سامنے اپنے آپ کو لاشیء محض سمجھتے اور ان کے احکامات کی فوری تعمیل کرتے۔ ایک دفعہ ایک اہم اور الجھا ہوا مقدمہ عدالت میں تھا اس کی پیروی کے لئے محترم چوہدری احمد مختار صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کراچی سے کسی اور بڑے وکیل کی معاونت کی درخواست کی۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ کسی بڑے وکیل کو بڑی سے بڑی فیس دینے کو تیار ہوں مگر یہ تو بتائیں کہ ابوجہل کو بدر کے مقام پر کس نے جہنم رسید کیا تھا؟ محترم امیر صاحب کا اشارہ سن کر خاموش ہو گئے۔ اور خود ہی تنِ تنہا اس مسئلہ کو سلجھانے کی توفیق پائی۔ سکھر والا مشہور کیس بھی انہی کو سلجھانے کی توفیق ملی۔

میری تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ مکرم طارق صاحب کی درازی عمر، صحت و سلامت نیز مزید جماعتی خدمات کی توفیق ملنے اور ان کے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔

خاکسار نے یہ چند واقعات نہایت اختصار کے ساتھ اسلئے عرض کئے ہیں کہ آپ یہ اندازہ لگا سکیں کہ پاکستان میں احمدیوں کے لئے دعوتِ الی اللہ اور تبلیغ جو ہر احمدی کی روح کی غذا ہونی چاہئے کس قدر مشکل کر دی گئی ہے اور ملکی قانون کی آڑ لے کر کس قدر اسے پابندیوں میں جکڑ دیا گیا ہے۔ آفرین ہے اور میں سلام بھیجتا ہوں ان پاکستانی احمدیوں پر جو ان رکاوٹوں کے باوجود اپنی دینی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں جماعت کے خلاف بنائے ہوئے کالے قانون کو جلد ختم کر دے اور ہمیں کھل کر اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین۔

❀❀❀❀❀❀❀

بقیہ: دورہ بھارت از صفحہ نمبر 16

آمد کی خبریں شائع کیں۔

ٹائمز آف انڈیا، ہندوستان ٹائمز، دی ٹریبون، اکالی پتریکا، جگ بانی، پنجاب کیسری، ویننک جاگرن اشوک تیّر، امر اجالا، Spokes Man، اے ایف پی نیوز ایجنسی، پی ٹی آئی نیوز ایجنسی، ویننک بھاسکر شمی سرین، اجیب بار تلک راج، انڈین ایکسپریس، نواں زمانہ، یو این آئی نیوز ایجنسی، اے پی اے نیوز ایجنسی، یو این آئی نیوز ایجنسی، اجیب، اجیت سماچار۔ اس پرنٹ میڈیا نے بھی حضور انور کی ہندوستان میں آمد کی خبریں شائع کیں۔

اس پریس کانفرنس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امرتسر ریلوے اسٹیشن سے امرتسر سرکٹ ہاؤس تشریف لے گئے اور وہاں کھلے لان میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ امرتسر میں حضور انور ایدہ اللہ کا قیام سوا گھنٹے سے زائد رہا۔

امرتسر کا شہر وہی شہر ہے جہاں جون 1893ء میں امرتسر کی عیدگاہ متصل مسجد خان بہادر حاجی محمد شاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عبدالحق غزنوی سے ایک مباہلہ ہوا تھا جس میں حضورؑ نے بڑی دردناک دعا مباہلہ کی تھی۔

اس مباہلہ کے چار سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مباہلہ کے نتیجہ میں ہونے والے افضال الٰہیہ کا ذکر اپنی کتاب "انجام آتھم" میں فرمایا تھا۔ ان میں سے چھٹے نمبر پر یہ درج ہے:۔
"عبدالحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہو گا اور مَیں نے بھی خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ اشتہار انوار الاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہو گیا جس کا نام شریف احمد ہے۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا لڑکا کہاں ہے؟"۔

آج امرتسر کی سرزمین نے ایک بار پھر اس مباہلہ کی سچائی دیکھی ہے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سرزمین پر تشریف لائے اور حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور کو VIP پروٹوکول دیا گیا۔ اور پورے اعزاز کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا گیا اور اعلیٰ سرکاری افسران ریلوے سٹیشن پر حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے تشریف لائے۔ دوسری طرف عبدالحق غزنوی کا اس شہر میں کوئی نام و نشان نہیں۔ کوئی اس کا نام لیوا نہیں۔

بٹالہ میں ورود

امرتسر سرکٹ ہاؤس میں ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز براستہ بٹالہ قادیان دارالامان کے لئے روانہ ہوئے۔ اور چار بجے سہ پہر بٹالہ شہر پہنچے۔ امرتسر سے ہی پولیس کی سیکورٹی گاڑیاں قافلہ کے آگے اور پیچھے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔

بٹالہ شہر میں ایس ایس پی بٹالہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر ایک استقبالیہ پروگرام بنایا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایس ایس پی کی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے جہاں حضور انور کو خوش آمدید کہا گیا۔ حضور انور نے مختلف امور پر ایس ایس پی سے گفتگو فرمائی۔ ایس ایس پی صاحب نے چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ اس موقع پر بعض دوسرے سرکاری افسران بھی موجود تھے۔

ایس ایس پی صاحب کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایس ایس پی صاحب کی ایک نئی شائع ہونے والی کتاب "نشوں سے دُور نیا سویرا" کی تقریب رونمائی میں شرکت فرمائی اور کتاب کی رونمائی فرمائی۔ حضور انور نے اس موقع پر فرمایا کہ اگر بچے اس کو پڑھ لیں اور سمجھ لیں تو اگلی نسل کو بچانے کے لئے ایک اہم کام ہو گا۔ ڈرگ اور نشہ آور چیزوں نے کئی گھروں کو اجاڑ دیا ہے۔

اس موقع پر میڈیا اور پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔ نمائندوں نے حضور انور کو کہا کہ ہم آپ کو بھارت آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا مَیں بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا بڑا اچھا استقبال ہوا ہے۔ دہلی میں بھی اچھا استقبال ہوا ہے۔ پولیس کی ڈیوٹی والے ہر جگہ ساتھ لے جاتے رہے ہیں اور سیر کرواتے رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا پیغام ایک ہی ہے کہ اللہ کی مخلوق اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے۔ اور آپس میں مل جل کر رہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور ایک دوسرے سے ہمدردی اور خیر خواہی کریں تا کہ دنیا میں امن پھیلے۔ حضور نے فرمایا: کئی مذاہب کے لوگ ہیں لیکن ایک چیز مشترک ہے کہ پیدا کرنے والا ایک ہے۔ سب اس پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے 180 ممالک میں ہے۔ ہر ملک کی خواہش رہتی ہے کہ مَیں آؤں۔ جب بھی بھارت کی دوبارہ باری آئے گی اور اللہ لے کر آئے گا تو مَیں آؤں گا۔

بٹالہ کے اس پروگرام میں ٹی وی چینل City News اور درج ذیل اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔

ویننک جاگرن، پنجاب کیسری، امر اُجالہ، اجیت، اجیت سماچار، پنجاب ٹوڈے۔

ان سب کے نمائندگان نے بٹالہ میں مختصر قیام کے دوران اس پروگرام کی کوریج کی۔

یہ وہی بٹالہ شہر ہے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دشمن احمدیت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالفت میں سب سے آگے تھا۔ اور اپنی آخری عمر تک بٹالہ اسٹیشن پر قادیان آنے والوں کو روکا کرتا تھا۔ اور ایک روز قادیان آنے والے ایک احمدی دوست نے اسے مخاطب ہو کر کہا کہ مولوی صاحب قادیان جانے والوں کو روکتے روکتے آپ کی جوتیاں گھِس گئی ہیں اور لوگوں کی قادیان جاتے جاتے جوتیاں گھِس گئی ہیں۔ آج بٹالہ میں نہ تو اس مولوی کا کوئی نام و نشان ہے اور نہ ہی کوئی نام لیوا ہے۔ لیکن ہزار ہا کی تعداد میں لوگ مسلسل بٹالہ سے گزرتے ہوئے قادیان آتے ہیں۔ آج اسی شہر بٹالہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود ہوا۔ حضور انور کو حکومتی انتظامیہ نے خوش آمدید کہا اور بڑا والہانہ استقبال کیا اور VIP گیسٹ کا اعزاز دیا۔ پریس اور میڈیا نے حضور انور کے اس وزٹ کو بھرپور کوریج دی اور پولیس نے سارے سفر میں سیکورٹی مہیّا کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ مبارک سفر قادیان قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور نشانات سے بھرپور ہے۔

قادیان میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

چار بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بٹالہ سے قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان دارالامان کی بستی میں داخل ہوئے اور وہ تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی بار قادیان کی مبارک سرزمین پر پڑے۔ مینارۃ المسیح دور سے بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگاتا نظر آ رہا تھا۔ قادیان کی پوری بستی دلہن کی طرح سجی ہوئی تھی۔ ساری بستی ہی بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ قادیان کے گلی کوچوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔ تمام راستے محرابی دروازوں سے مزیّن تھے اور خوبصورتی سے سجائے گئے تھے۔ قادیان کے گھر رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہے تھے۔ جس طرح آج اس بستی کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے اور ان کے چہرے اپنے پیارے آقا کی آمد اور حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر خوشی و مسرت سے معمور تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان میں داخل ہوتے ہی سیدھے بہشتی مقبرہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر تشریف لے گئے اور پُرسوز لمبی دعا کی۔ حضور انور احاطہ خاص میں بعض دوسری قبور پر بھی تشریف لے گئے۔ احاطہ خاص سے باہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرزا ایوب بیگ صاحبؓ کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا کی۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بہشتی

مقبرہ سے پیدل ہی قادیان کے گلی کوچوں سے گزرتے ہوئے دارالمسیح تشریف لے آئے ۔قادیان کی گلیوں میں دونوں اطراف احباب جماعت مردوخواتین بچے بوڑھے اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔حضور انور کو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے سامنے اوردرمیان سے گزرتا دیکھ کرجہاں احباب نے پرجوش اور والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے وہاں ان سب کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھرگئیں ۔حضور انور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کے نعروں اورسلام کا جواب دیتے رہے۔خواتین تعلیم الاسلام ہائی سکول میں موجود تھیں ۔حضورانورخواتین کی طرف تشریف لے گئے اورسب کے سامنے سے گزرتے ہوئے ہاتھ ہلا کرنعروں اورسلام کا جواب دیتے رہے۔ ہرطرف سے اھلا وسہلا مرحبا کی آوازیں آرہی تھیں ۔ہرچھوٹا بڑا ایک ناقابل بیان خوشی سے معمورتھا۔یہ سارا نظارہ اورمنظرایک ایسا پرسوز منظرتھا کہ قلم اس کے بیان کی طاقت نہیں پاتا۔حضور انوراہالیان قادیان کے درمیان سے گزرتے ہوئے 'دارالمسیح' تشریف لائے اوراپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک تشریف لاکرمغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعدحضورانوراپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے ۔مسجد مبارک اوراس کے بیرونی احاطے نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔قادیان تشریف لانے کے بعد یہ پہلی نمازیں تھیں جوحضور انور نے پڑھائیں۔لوگ نمازمیں سسکیاں لے کرروتے تھے۔آج یہ لوگ کتنے خوش قسمت اورکتنے خوش نصیب تھے کہ انہیں خلیفۃ المسیح کے پیچھے نماز پڑھنے کی سعادت مل رہی تھی۔اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں، یہ برکتیں ان کے لئے مبارک کرے اور یہ برکتیں ان کی زندگیوں کا دائمی حصہ بن جائیں۔آمین

پریس میں حضورانورکی آمدکی خبریں

آج اخبارات نے اپنی 15/ دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضورانورکی آمدکو نمایاں کوریج دی۔

❁...... اخبار''ہند سماچار'' نے اپنی 15/ دسمبر 2005ء کی اشاعت میں لکھا:

''جماعت احمدیہ کے پانچویں روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کی آمد آمد۔ قادیان میں جگہ جگہ استقبالیہ دروازے ، جھنڈیاں اور بینرز لگائے گئے ۔ وہ26/ سے 28/دسمبرتک سالانہ اجلاس سے مخاطب ہوں گے''۔

اخبار نے مزیدلکھا :''جماعت احمدیہ کے پانچویں روحانی خلیفہ حضرت مرزامسروراحمد جن کی بھارت تشریف آوری پر ہرطبقہ کے لوگوں کوانتظار تھا وہ دہلی سے قادیان تشریف لارہے ہیں۔حضرت مرزامسروراحمد جماعت کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزاطاہراحمدؒ کی وفات کے بعد 23/ اپریل2003ءکوپانچویں روحانی خلیفہ بنے۔

ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی (ایگری کلچراکنامکس) پاس روحانی خلیفہ کی پیدائش 15/ستمبر 1950ءکوپاکستان میں ہوئی۔بھارت پاکستان بٹوارےاور لندن ہجرت کے بعد 1991ء میں پہلی بار جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ بھارت آئے تھےاوران کی وفات کے بعد 14سال بعد پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ بھارت تشریف لائے ہیں۔

❁......روزنامہ پنجاب کیسری، جالندھر نے اپنی 15/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت خبرشائع کی:

''آنکھیں ترس رہی ہیں دیدار کے لئے''۔اپنی اس خبرمیں اس اخبار نےحضورانورکی ہندوستان آمداورجلسہ میں شرکت کا ذکرکیااور''احمدیہ جماعت کا بڑھتا ہوااثر اقوام عالم کےامن کے لئے فائدہ مند'' کےعنوان کےتحت خبرشائع کی۔

❁......اخبار' دینک جاگرن' نے بھی حضور کی آمدکی خبرشائع کی اورلکھا کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ آج قادیان پہنچیں گےاورقادیان میں ہونے والے 114ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کریں گے۔

❁......روزنامہ اجیت سماچار جالندھرنے اپنی15/ دسمبر2005ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کےتحت خبر شائع کی:''جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسروراحمد بھارت پہنچے ۔علاقہ والوں نے ان کے استقبال کے لئے پلکیں بچھائیں''۔

❁......روزنامہ' اجالا جالندھر' نے اپنی 15/دسمبر 2005ءکی اشاعت میں درج ذیل عنوان کےتحت خبرشائع کی: ''پانچویں خلیفہ آج قادیان پہنچیں گے۔خبرمیں حضور انورکی جلسہ سالانہ میں شرکت کابھی ذکرکیا۔

❁......روزنامہ''جگ بانی۔جالندھر'' نے''روحانی خلیفہ آج قادیان پہنچیں گے'' کےعنوان سےحضورانورکی آمد اورجلسہ میں شمولیت کی خبرشائع کی ۔اسی اخبار نے''احمدیہ جماعت کا بڑھتاہوااثر اقوام عالم کے امن کے لئے فائدہ مند'' کےعنوان سےحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کےساتھ ایک آرٹیکل شائع کیا۔

❁......روزنامہ''نواں جالندھر''نے اپنی15/دسمبر کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کےتحت خبرشائع کی۔ ''خلیفہ حضرت مرزاصاحب آج قادیان پہنچیں گے''۔

❁......روزنامہ'' اجیت پنجابی''نے اپنی 15/دسمبر 2005ءکی اشاعت میں لکھا:''جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزامسروراحمد جلسہ میں شامل ہوں گے''۔اس عنوان کےتحت تفصیلی خبرشائع کی۔

❁......روزنامہ'' اجیت جالندھر''نے اپنی 15/ دسمبر 2005ءکی اشاعت میں لکھا کہ'' خلیفہ صاحب کا بٹالہ میں خاص استقبال ہوگا''۔اورساتھ تفصیلی خبرشائع کی ۔اسی طرح مضمون بھی شائع کیا اورساتھ حضور انورکی تصویربھی شائع کی۔

❁......روزنامہ'' اکالی پتریکا جالندھر''نے''مسلم جگت کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسروراحمد صاحب بھارت پہنچے'' کےعنوان سےایک مضمون شائع کیا۔

❁......روزنامہ'' پنجابی ٹریبیون چندی گڑھ'' نے احمدیہ جماعت کے پانچویں خلیفہ دہلی پہنچے'' کےعنوان سے تفصیلی خبرشائع کی۔

❁......روزنامہ''ہندسماچار'' نے قادیان دارالامان میں حضور انور کی آمد اورعظیم الشان استقبال کا ذکرکرتے ہوئےلکھا:

''181 ممالک کے شاہ شاہاں حضرت مرزامسرور احمد کی قادیان شریف آمدآمد''۔کروڑوں احمدیوں کے روحانی پیشوا کا ہزاروں عقیدتمندوں نے استقبال کیا۔ہم سبھی کو 'محبت سب سےنفرت کسی سےنہیں' کی تعلیم دیتے ہیں۔

اخبارنےمزیدلکھا:

''جماعت احمدیہ کے پانچویں روحانی خلیفہ حضرت مرزامسروراحمد جنہیں بادشاہوں کا بادشاہ بھی کہا جاتا ہے کے آج شام قادیان پہنچنے پرزبردست استقبال کیا گیا۔سفید شلوارقمیص اورگہرے رنگ کی شیروانی اورسفید پگڑی پہنےحضور کاپرکشش روحانی چہرہ سب کےدلوں کوچھورہاتھا۔قادیان جو کہ جماعت کا عالمی مرکز ہے،کی سرزمین پرجیسے ہی روحانی خلیفہ صاحب نے اپنے قدم رکھے پوراماحول نعرہ تکبیر،اللہ اکبرکی گونج سے گونج اٹھا۔181 ممالک سے کروڑوں احمدی عقیدتمندوں کا روحانی بادشاہ کے قادیان دیدارکوموجودسبھی طبقہ کےلوگ اپنے جذبات کوبہتی آنکھوں سے بیان کررہے تھے۔سڑک کے دونوں جانب سینکڑوں افرادجھنڈیاں،ہاتھ ہلا رہے تھے۔جس کا جواب حضورصاحب ہاتھ ہلاکردے رہے تھے۔اس کے بعدآپ ٹی آئی ہائی سکول کے میدان میں گئے جہاں کھڑی احمدی مستورات نے ان کا استقبال نظمیں،ترانے سنا کرکیا۔شام سات بجےآپ نے نمازادا کروائی۔

اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مَیں بھارت میں امن ،شانتی اور بھائی چارے کا پیغام لےکرآیاہوں۔''

امرتسر ریلوے اسٹیشن پرقادیان کے ایم ایل اے (MLA) بٹالہ میں ایس ایس پی ڈاکٹر جیتندرکمارجین اورایس ڈی ایم شری پرنیت کھروال ، ڈی ایس پی آئی ڈی ڈاکٹر نریندربیدی وغیرہ نےآپ کا استقبال کیا''۔

اللہ تعالیٰ کےفضل سےمیڈیا اور پریس میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہندوستان اور قادیان آمد کا بھرپورذکرہواہےاوراخبارات حضورانورکے قادیان کےسفر اورقادیان میں ورودمسعودکی خبروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کےفضل وکرم سے ایک بڑے حصہ تک احمدیت کا پیغام پہنچ رہاہے۔

16/دسمبر2005ءبروزجمعۃ المبارک:

صبح چھ بج کردس منٹ پرحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نےمسجدمبارک تشریف لاکرنمازفجرپڑھائی۔نمازفجرکےبعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔صبح حضورانوردفتری امورکی انجام دہی میں مصروف رہے۔سواایک بجےحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزخطبہ جمعہ ارشادفرمانے کے لئےمسجداقصیٰ تشریف لائےاورخطبہ ارشادفرمایا۔

خطبہ جمعہ

حضورانور نےتشہدتعوذ اورسورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعدفرمایا:

آج محض اورمحض اللہ تعالیٰ کےفضل سے،اس کی دی ہوئی توفیق سےمَیں اس بستی سے،حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بستی سے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کےخلیفہ اورنمائندہ کےطورپرمخاطب ہوں۔آج کا دن میرے لئے اور عالمگیر جماعت کے لئے دولحاظ سےاہم ہے۔ایک تومَیں آج خلیفۃ المسیح کی حیثیت سےاس بستی سےخطبہ دے رہاہوں۔ دوسری یہ خوشی اورروحانی سرورکا موقع ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ایک اَورنئی شان کےساتھ پوراہورہاہے۔گوکہ یہ الہام مختلف پہلوؤں سے بڑی شان کےساتھ کئی دفعہ پوراہوچکاہے کہ مَیں تیری تبلیغ کوزمین کےکناروں تک پہنچاؤں گا۔لیکن آج یہاں اس بستی سے اللہ تعالیٰ نے اس کوپوراکرنے کا،اس وعدے کوپوراکرنے کانشان دکھایاہے۔آج یہاں سےپہلی دفعہ ایم ٹی اے کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام براہ راست دنیاکےکونےکونےتک پہنچ رہاہے۔

حضورنےفرمایاکہ یہ ایم ٹی اے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی دعاؤں کوقبول کرتے ہوئے اورفضل فرماتے ہوئےایک انعام کےطورپرجماعت کوعطا فرمایاہے۔یہ اللہ تعالیٰ کےحضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کاایک عظیم الشان ثمرہے۔اللہ تعالیٰ اس کوہمیشہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کےپیغام کو بڑی شان کے ساتھ دنیاکےکونےکونے میں پہنچانے کا ذریعہ بناتا رہے۔ ہمارا کام ہے کہ نیک نیتی کےساتھ خالصتاً اللہ کےہوتے ہوئےدعاؤں اوراستغفارکےساتھ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کےاس پیغام کودنیا کےکونےکونےتک پہنچانےکی کوشش کرتے رہیں۔

حضورنےفرمایاکہ:مَیں جب سےاس ملک بھارت میں آیاہوں، مجھ سےکئی دفعہ یہ سوال پوچھاگیاہےکہ اب آپ قادیان جارہےہیں آپ کیامحسوس کرتےہیں؟ تومیرا جواب تو ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی بستی ہےاورہراحمدی کواس سےایک خاص تعلق ہے،ایک جذباتی لگاؤہےاورجوں جوں ہم قادیان کی طرف بڑھتے جا رہےہیں ان جذبات کی کیفیت میں اضافہ ہوتاجارہاہے۔

حضورانورنےفرمایا:ایک دنیادارکاجذباتی تعلق تو ایک وقتی جوش اپنے اندررکھتاہےلیکن ایک احمدی کو جسے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سےروحانیت کاتعلق ہے۔آپ نے ہمیں روحانیت کے مدارج طےکرنے کے راستے دکھائے ہیں۔جذبات میں تلاطم یاجذباتی کیفیت وقتی اورعارضی نہیں ہوتی اورنہ ہی وقتی اورعارضی ہونی چاہئے۔اس بستی میں داخل ہو کرجوروحانی بجلی کی لہرجسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے سب احمدیوں کو،یہاں آنےوالوں اوررہنےوالوں کو،اس لہرکو اپنی زندگیوں کاحصہ بنالیناچاہئےاوریہاں کےرہنےوالوں کی تویہ سب سےزیادہ ذمہ داری ہے۔آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کےرہنےوالےہیں جس کےگلی کوچوں نےمسیحا کےقدم چومے۔اورآپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنےوالےہیں جس کی خاک نےمسیح دوراں اورامام الزمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کےعاشق صادق کےپاؤں دم بدم چومے ہیں۔آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ میں سےایک بڑی تعداداُن لوگوں کی ہےیااُن لوگوں کی نسل میں سےہےجنہوں نےمسیح پاک کی اس بستی کی حفاظت کےلئےہرقربانی دینے کاعہدکیاتھا۔جنہوں نےاپنےاس عہدکونبھایااورخوب نبھایا۔جودرویشان یہاں رہےان میں سےاب جوموجود ہیں اکثرایسی عمرکوپہنچ چکےہیں جس عمرمیں صحت کی وجہ سے اتنی فعال زندگی گزارنےکاموقع نہیں مل سکتایاعمرکی وجہ سے قابل نہیں رہتے۔

حضورنےفرمایا: قادیان کی احمدی آبادی میں سے ایسےبھی ہیں جومختلف جگہوں سےیہاں آکرآبادہوئےہیں ان میں سےبھی میرےخیال میں ایک بڑی تعداداس لئے یہاں آئی کہ دین کودنیاپرمقدم رکھیں گے،دین کی خدمت کریں گے۔بہرحال ایک احمدی جب یہاں آیااوریہاں رہاتومَیں یہی حسن ظن رکھتاہوں کہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کاعشق ہی انہیں یہاں کھینچ لایاہوگا۔آپ سےمَیں یہی کہناچاہتاہوں جیساکہ مَیں پہلےبھی کہہ چکا ہوں کہ ایک احمدی پراس بستی کایہی حق ہےاورایک احمدی جواس بستی میں رہتاہےاس کایہ فرض ہےکہ صرف دنیاکواپنا مقصودنہ بنائیں۔درویشوں کی نسلیں بھی اورنئےآنے والےبھی،سب یہ بات یادرکھیں۔خداسےایساتعلق قائم ہوجوہردیکھنےوالےکونظرآئے۔ یہاں آنےوالے احمدیوں کوبھی اورغیروں کوبھی نظرآئےاوروہ تب نظرآئےگا جب ہرایک میں دعائیں،استغفاراورپاک تبدیلیاں پیدا کرنےکی طرف خاص توجہ پیداہوگی۔

فرمایاکہ نیک نیتی سےکی گئی دعائیں اوراستغفار یقیناً اللہ تعالیٰ کےفضلوں کوسمیٹنےوالی ہوتی ہیں۔اوراللہ تعالیٰ اپنےوعدوں کےمطابق ایسےپاک اورنیک لوگوں کواپنے نشان بھی دکھاتاہے۔ان کودینی لحاظ سےبھی اوپرلےکے جاتاہے،ان کی دنیاوی ضروریات بھی پوری فرماتاہے،ان کاخودکفیل ہوتاہے۔اورایسےلوگوں کااگر اپنےپیدا کرنےوالےسےصحیح تعلق ہو،تو ان کےدل میں دنیاوی خواہشات بھی کم ہوجاتی ہیں۔

حضورنےفرمایا:آج کل کےمعاشرےمیں ایک دوسرےکودیکھ کر،آپس میں رابطےکی کثرت کی وجہ سے، میڈیاکی وجہ سےدنیاوی خواہشات ہی ہیں جوانسان کودنیا کی طرف زیادہ مائل کردیتی ہیں۔حضورنےفرمایاکہ نیک

نیتی سے کی گئی دعائیں اور استغفار ہو تو اللہ تعالیٰ بہت فضل فرماتا ہے۔ خدا کرے کہ نہ صرف یہاں رہنے والے احمدیوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہو بلکہ یہاں سے باہر جا کر دنیا کمانے والے بھی ایسے ہوں جن کو دیکھ کر دنیا خود بخود کہہ اٹھے کہ یہ حقیقت میں وہ لوگ نظر آتے ہیں جن میں مسیح پاک کی پاک بستی کی روحانی جھلک نظر آتی ہے۔ یہاں کا رہنے والا ہر احمدی اپنی حرکات وسکنات کے لحاظ سے، اپنے چہرے کی سچائی کے لحاظ سے، اپنے عمل کے لحاظ سے، پاک دل ہونے کے لحاظ سے، خود بخود یہ اظہار کر رہا ہو کہ وہ ایک روحانی ماحول سے اٹھ کر باہر آیا ہے۔ کبھی بھی یہاں کا رہنے والا کوئی احمدی نہ اپنوں کے لئے کسی کی ٹھوکر کا باعث بنے، نہ غیروں کے لئے کسی قسم کی ٹھوکر کا باعث بنے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں نومبائعین بھی آتے ہیں وہ بھی آپ کے نمونے دیکھتے ہیں۔ جو پرانے بزرگوں کی اولادیں ہیں ان کے نمونے تو بہرحال ہر کوئی دیکھے گا۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ایسے لوگوں کی اولاد ہیں جن کی تربیت ایک خاص ماحول میں ہوئی ہوئی ہے۔ اس لئے جو یہاں درویش رہے، انہوں نے بڑی قربانیاں کیں اور اب بھی جو اُن میں سے زندہ ہیں قربانیاں کر رہے ہیں، عمر کا ایک بڑا حصہ گزار چکے ہیں اور زیادہ فعال نہیں رہے۔ اب ان کی اولادوں کا فرض ہے کہ اس مقام کو سمجھیں جس کی خاطر ان کے باپ دادا نے قربانیاں دیں۔

حضور نے فرمایا کہ نومبائعین یہاں آتے ہیں ان کی تربیت کے لئے بھی آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

سورۃ فاتحہ کی آیت ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم یہ دعا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے گا اور ہمیں سیدھے راستہ پر رکھے گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کرنے کی توفیق ملے گی۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے، اس کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے، دنیا کی محبت ٹھنڈی کر کے دین میں آگے بڑھنے کے لئے، ایمان میں اضافے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے حقوق بتائے ہیں وہاں اپنے بندوں کے حقوق بھی بتائے ہیں۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے زیادہ مشکل ہو جاتے ہیں۔ کئی دفعہ کئی لوگوں کے معاملات آتے ہیں۔ بظاہر بڑے نیک، نمازیں پڑھنے والے، بظاہر جماعتی طور پر اچھا کام کرنے والے لیکن حقوق العباد کا سوال آئے، اپنا مفاد ہو تو بعض دفعہ غلط بیانی بھی کر جاتے ہیں، دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کے ساتھ ہی مشروط ہے۔ ظالم شخص کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا مقرب نہیں ہو سکتا۔ اصل میں اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل کرنا ہی اس کی صحیح اور حقیقی عبادت ہے۔

حضور نے فرمایا پس ظاہری نمازوں اور عبادتوں کے ساتھ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا، نظام جماعت کی پیروی کرنا، امانتدارانہ طور پر اپنے کام سرانجام دینا، اپنے فرائض کی ادائیگی کرنا، یہ سب باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے زمرہ میں آتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر احمدی کو اس فکر میں رہنا چاہئے کہ کبھی بھی، کسی معاملے میں بھی اس سے کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ ہو۔ بہرحال کیونکہ انسان کی طبیعت میں کمزوری ہے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو بہت سے احکامات پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے ہمیشہ دعاؤں اور استغفار اور اس کی مدد طلب کرتے رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ دو بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ اس کا مکمل متن حسب دستور علیحدہ شائع ہو رہا ہے۔ خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد عصر کی نماز بھی جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ کا وزٹ

چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور ''دارالمسیح'' سے قادیان کے گلی کوچوں سے گزرتے ہوئے بہشتی مقبرہ پیدل تشریف لے گئے۔ جاتے ہوئے بھی اور پھر واپس آتے ہوئے بھی راستوں کے دونوں اطراف کھڑے احباب جماعت مردوخواتین اور بچوں، بوڑھوں نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ احباب نے پُرجوش انداز میں نعرے لگائے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! السلام علیکم حضور! کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ بچوں، بچیوں، بوڑھوں اور جوانوں سبھی کے ہاتھ بلند تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ لوگ قادیان دارالامان کے گلی کوچوں میں حضور انور کو چلتے ہوئے دیکھتے ہیں تو جہاں خوشی سے نعرے بلند کرتے ہیں وہاں وفور جذبات سے ان کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔

مہمان خانہ کا وزٹ

بہشتی مقبرہ سے واپس آتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دارالضیافت سے ملحقہ مہمان خانہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں دروازہ پر اجے جین کھڑے تھے ان صاحب کے سیٹلائٹ نیٹ ورک کے ذریعہ MTA کی Live نشریات قادیان سے کی گئی ہیں۔ حضور انور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اطلاع ملی ہے کہ ٹرانسمیشن بڑی اچھی ہوئی ہے۔ اس پر اجے جین صاحب نے کہا کہ حضور! آپ کا پیغام سنا، بہت اچھا تھا، جو ساری دنیا کے لئے تھا۔ اجے جین صاحب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور مہمان خانہ کے اندر تشریف لے گئے جہاں بارڈر ایریا کے چیف انجینئر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مہمان خانہ کے اس مختصر سے وزٹ کے بعد حضور انور دارالمسیح تشریف لے گئے۔

درویشان قادیان سے ملاقات

ساڑھے چار بجے درویشان قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ تمام درویشان کو جن کی تعداد تیس سے زائد تھی شرف مصافحہ بخشا۔ بعض درویشان بوڑھے تھے اور کرسی سے اُٹھ نہیں سکتے تھے۔ بعض Wheel Chair پر آئے تھے۔ حضور انور ازراہ شفقت خود سب کے پاس باری باری تشریف لے گئے اور مصافحہ کی سعادت سے نوازا۔ بعد میں سب کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا۔ یہ سبھی درویش قادیان اپنی اس خوش بختی اور خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے۔ بعض درویشان نے روتے ہوئے کہا کہ ہم دعا کیا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اتنی زندگی دے دے کہ ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیں اور حضور سے مل لیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں قبول کر لی ہیں۔ ایک درویش نے حضور انور سے ملتے ہوئے کہا کہ حضور انور چوتھے خلیفہ ہیں جنہیں مَیں اپنی زندگی میں معانقہ کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

قادیان کی فیملی ملاقاتیں

درویشان سے ملاقات اور گروپ فوٹو کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے جہاں قادیان کی فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج قادیان کی 93 فیملیز کے 568 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

سردار پرتاپ سنگھ باجوہ منسٹر PWD پنجاب کی ملاقات

آج سردار پرتاپ سنگھ باجوہ منسٹر PWD پنجاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ سردار پرتاپ سنگھ صاحب کا جماعت سے عقیدت کا تعلق ہے۔ ان کے والد سردار ستنام سنگھ باجوہ کا جماعت اور خلفاء سے بہت پیار اور عقیدت کا تعلق بہت دیرینہ ہے۔ ملاقات کے دوران مختلف امور پر حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ قادیان میں سڑکیں وغیرہ بنوانے پر حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ 1991ء میں یہاں آیا تھا اب پہلے سے بہت زیادہ ڈیویلپمنٹ ہو چکی ہے۔

سردار پرتاپ سنگھ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے میری ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ جب تک حضور یہاں ہیں مَیں وزیراعلیٰ کی نمائندگی میں حضور کا پورا خیال رکھوں۔ سردار پرتاپ سنگھ حکومت کی طرف سے حضور انور کے لئے سٹیٹ گیسٹ ہونے کا خط بھی ساتھ لے کر آئے تھے اور بتایا کہ ہر طرح کی سیکورٹی حکومت مہیا کر رہی ہے۔ پرتاپ سنگھ باجوہ نے حضور انور سے کہا کہ جلسہ کے تعلق میں میری جہاں پر بھی ضرورت ہوگی مَیں حاضر ہوں۔ انہوں نے حضور انور کو پنجاب کے دارالحکومت چنڈی گڑھ اور شملہ آنے کی دعوت دی۔

منسٹر موصوف کے ساتھ یہ ملاقات بڑے اچھے ماحول میں نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

اخبارات میں کوریج

آج بھی اخبارات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان میں آمد، جلسہ سالانہ میں شرکت اور حضور انور اور جماعت کے تعارف پر مشتمل خبروں، مضامین اور آرٹیکل کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔

❁......انگریزی اخبار "Hindustan Times" نے اپنی 16ر دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور کی امرتسر ریلوے اسٹیشن پر استقبال اور قادیان میں آمد اور استقبال اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی خبر تفصیل سے شائع کی اور ساتھ حضور انور کی تصویر بھی شائع کی۔

❁......اسی طرح انگریزی اخبار "The Indian Express" نے بھی حضور انور کی تصویر کے ساتھ حضور انور کی قادیان دارالامان میں آمد کی خبر شائع کی اور ساتھ حضور انور اور جماعت کا تعارف بھی شائع کیا۔

❁......روزنامہ 'امر اجالا' جالندھر نے حضور انور کی قادیان آمد کی خبر اس عنوان کے ساتھ شائع کی: ''امن اور پیار کا پیغام لے کر آیا ہوں''۔ خبر کے ساتھ حضور انور کی تصویر بھی شائع کی۔

❁......روزنامہ 'اُتم ہندو' جالندھر نے حضور انور کی امرتسر اور پھر قادیان آمد کی خبر اس عنوان کے ساتھ شائع کی ''مَیں امن کا پیغام لایا ہوں''۔ اخبار نے ہندی زبان میں حضور انور کا تعارف اور جماعت کا تعارف بھی شائع کیا۔

❁......روزنامہ ''اجیت سماچار'' نے اپنی 16ر دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور کی امرتسر اسٹیشن پر آمد اور استقبال کی خبر تصویر کے ساتھ شائع کی۔

❁......روزنامہ ''اجیت''، جالندھر نے اپنی 16ر دسمبر 2005ء کی اشاعت میں ''خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کا قادیان میں ہوا گرم جوشی سے استقبال'' کے عنوان کے تحت تفصیلی خبر شائع کی اور حضور کا تعارف بھی کروایا۔

❁......روزنامہ ''اسپوکس مین'' (پنجاب ایڈیشن) چنڈی گڑھ نے اپنی 16ر دسمبر 2005ء کی اشاعت میں ''احمدیہ جماعت کے خلیفہ کا استقبال'' کے عنوان سے تفصیلی خبر شائع کی۔

❁......اخبار روزنامہ ''پنجابی ٹربیون'' نے اپنی 16ر دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی تصویر کے ساتھ ''احمدیوں کے خلیفہ حضرت صاحب قادیان پہنچے'' کے عنوان کے تحت استقبال کی خبر شائع کی۔

❁......روزنامہ اخبار ''جاگرن'' جالندھر، روزنامہ ''اجیت'' جالندھر، روزنامہ ''پنجاب کیسری'' اور روزنامہ ''جگ بانی'' نے تصاویر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایس ایس پی بٹالہ کی کتاب ''نشوں سے دور نیا سویرا'' کی تقریب رونمائی کی خبریں شائع کیں۔

❁......اخبار "The Tribune" نے اپنی انگریزی کی 16ر دسمبر 2005ء کی اشاعت میں تصویر کے ساتھ حضور انور کی امرتسر اور قادیان آمد کی خبر شائع کی اور ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کا تفصیلی تعارف بھی شائع کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور انور کی امرتسر اور قادیان آمد اور استقبال کے متعلق اخبارات میں خبریں اور آرٹیکل بھرپور طور پر شائع ہو رہے ہیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قادیان دارالامان میں ورود مسعود ہوا تو الیکٹرانک میڈیا میں N.R.I، پنجاب ٹوڈے اور جین T.V. کے نمائندے حضور انور کے استقبال کے مناظر Cover کرنے کے لئے موجود تھے۔ اس کے لئے ''پرنٹ میڈیا'' میں درج ذیل اخبارات کے نمائندے حضور انور کی قادیان میں آمد کے انتظار میں پہلے سے ہی موجود تھے۔

اخبار دینک جاگرن، اخبار امر اجالا، اخبار نواں زمانہ، اخبار اجیت، اخبار ہند سماچار، اخبار اُتم ہندو، اخبار اکالی پتریکا، اخبار دیش سیوک، اخبار پنجابی ٹربیون، اخبار سپوکس مین پنجاب۔

ان سبھی اخبارات کے نمائندگان نے حضور انور کی قادیان آمد کو بہت عمدہ رنگ میں کوریج دی اور خبریں شائع کیں۔

17ر دسمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک قادیان میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہندوستان کی پانچ جماعتوں Kodiathure، Kerang، Qadian، Srinagar اور چنڈی گڑھ کے علاوہ ربوہ (پاکستان) سے آنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آج 95 خاندانوں کے 555 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 'مسجد مبارک' میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ اُمّ طاہرؓ کے مکان میں تشریف لے گئے اور وہاں ٹھہرنے والے مہمانوں کے انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ حضور انور کے انتظار میں اور اپنے

پیارے امام کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ''دارالمسیح'' کے گیٹ سے لے کر بہشتی مقبرہ کے اندر احاطہ خاص تک اس امن کی بستی کے مکین اور پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک سے آنے والے احباب مرد وخواتین، بچے بوڑھے سبھی راستوں کے دونوں جانب کھڑے تھے۔ جونہی حضور انور دارالمسیح سے باہر تشریف لائے احباب نے والہانہ انداز میں نعرے لگائے اور اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہا۔ سارے راستہ میں احباب وخواتین اور بچے بچیاں وفورِ جذبات سے روتے ہوئے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے عشق، پیار ومحبت کا اظہار کر رہی تھیں۔ قدم قدم پر نعرے بلند کئے جا رہے تھے۔ بڑا ہی روح پرور منظر تھا۔ یوں لگتا تھا کہ سارا قادیان ہی اُمڈ آیا ہے۔ بعض خاندان اپنے گھروں کے دروازوں میں کھڑے تھے۔ بعض گھروں کی کھڑکیوں سے اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ گھروں کی چھتوں پر خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں۔ حضور انور کو دیکھے جاتی تھیں اور روتی جاتی تھیں۔ ہر ایک اپنی سعادت اور خوش نصیبی پر خوش تھا کہ آج اللہ تعالیٰ نے وہ دن دکھایا ہے کہ خلیفۃ المسیح بنفسِ نفیس ان میں رونق افروز ہیں۔ یہ عشاق دیدار کا کوئی لمحہ بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اللہ یہ برکتیں ان کے لئے دائمی بنا دے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہندوستان، بنگلہ دیش اور پاکستان کی مختلف جماعتوں سے آنے ولے 55 خاندانوں کے 263 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

اخبارات میں کوریج

آج بھی مختلف اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے متعلق خبریں شائع کیں۔

❁......اخبار ''ہند سماچار'' نے اپنی 17/ستمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر شائع کرتے ہوئے حضور انور کے 16/دسمبر کے خطبہ جمعہ کے بعض حصے شائع کئے۔ اخبار نے مزید لکھا کہ اس خطبہ جمعہ کو پوری دنیا میں براہ راست مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ دیکھا اور سنا جا رہا تھا۔

اخبار نے مزید لکھا: جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ کا قادیان سے براہ راست نشر ہونے والے پہلے خطبہ جمعہ کو سننے کے لئے لوگوں کا ایک سیلاب اُمڈ آیا تھا۔ خطبہ جمعہ 1:30 بجے شروع ہوا لیکن لوگ مسجدوں میں دس بجے سے اکٹھے ہونا شروع ہو گئے تھے۔ تاکہ وہ اپنے روحانی خلیفہ کا قریب سے دیدار کر سکیں۔ اور قریب سے خطبہ سن سکیں۔

اسی اخبار نے اپنی ایک دوسری خبر میں لکھا کہ ''مرزا مسرور احمد کو سٹیٹ گیسٹ کا درجہ دیا گیا۔ پنجاب سرکار کا خلیفہ کے اعزاز میں نوٹیفیکیشن''۔

اخبار نے مزید لکھا کہ: ''پنجاب کے وزیر تعمیرات شری پرتاپ سنگھ باجوہ نے جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے خصوصی ملاقات کر کے انہیں پنجاب سرکار کی جانب سے انہیں سٹیٹ گیسٹ ڈکلیئر کئے جانے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے۔ انہیں وی آئی پیز سیکورٹی ودیگر سہولیات فراہم کئے جانے کا انتظام کیا گیا ہے''۔

❁......روزنامہ 'اجیت سماچار جالندھر' نے اپنی 17/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں اس عنوان کے تحت کہ ''اپنا نمونہ بلند رکھیں تاکہ دوسرے آپ سے متاثر ہوں''۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ کے بعض حصے ہندی زبان میں شائع کئے۔

❁......روزنامہ ''پنجاب کیسری'' نے اپنی 17/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت خبر شائع کی: ''حضرت خلیفۃ المسیح صوبہ کے مہمان مقرر''۔ خبر میں حضور انور کے خطبہ جمعہ کا ذکر کیا گیا۔

❁......اخبار روزنامہ ''دینک جاگرن'' نے اپنی 17/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں'' دنیاوی لالچ انسان کو غلط کاموں کی طرف لے جاتا ہے'' کے عنوان کے تحت حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہندی زبان میں شائع کیا۔ اس اخبار نے حضور انور کی مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تصویر بھی شائع کی اور سامعین کی تصویر بھی شائع کی۔

❁......اخبار'' پنجابی ٹربیون، جالندھر'' نے اپنی 17 /دسمبر 2005ء کی اشاعت میں'' احمدیوں کے پانچویں خلیفہ کی طرف سے تاریخی مسجد اقصیٰ میں پہلی بار خطاب'' کے عنوان سے حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا اور حضور انور کی خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تصویر بھی شائع کی۔

❁......اخبار روزنامہ ''امراُجالا جالندھر'' نے اپنی 17/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ حضور انور کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16/دسمبر 2005ء کا خلاصہ ''خوش قسمت قادیان میں رہنے والے لوگ'' کے عنوان کے تحت شائع کیا۔

❁......'' روزنامہ اکالی پتراجالندھر'' نے ''احمدیہ جلسہ کی تیاریاں زوروں پر'' کے عنوان سے خبر شائع کی۔

❁......روزنامہ'' نواں زمانہ'' نے اپنی 17/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور پانچوں خلفاء اور منارۃ المسیح کی تصویر کے ساتھ'' احمدیہ مسلم جماعت ایک نظر'' کے عنوان سے ایک آرٹیکل شائع کیا جس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔

اسی اخبار نے'' احمدیہ جماعت کے خلیفہ مرزا مسرور احمد کا قادیان میں زوردار استقبال'' کے عنوان سے بھی خبر شائع کی۔

❁......اخبار'' اجیت'' جالندھر نے اپنی 17/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں'' خلیفہ مسرور احمد کی طرف سے نیکی کی راہ پر چلنے کی صلاح'' کے عنوان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا اور ساتھ ہی حضور انور اور سامعین کی تصویر بھی شائع کی۔

18/دسمبر 2005ء بروز اتوار:

صبح چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک قادیان میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

قادیان اور مضافات کے غیر مسلم معززین کے ساتھ ملاقات

آج ساڑھے گیارہ بجے قادیان اور اس کے مضافاتی علاقوں نیز امرتسر، رعیّہ اور گورداسپور کے غیر مسلم معززین اور شخصیات اور ان کی فیملیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے تشریف لائیں۔

ان آنے والے مہمانوں میں جن کی تعداد پانچ صد کے قریب تھی MLA (ممبر پارلیمنٹ)، MC، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، کالج کے پرنسپل اور طلباء وطالبات، زرعی یونیورسٹی گورداسپور کے ڈائریکٹر کے علاوہ دیگر مذہبی وسیاسی شخصیات شامل تھیں۔ ان غیر مسلم مہمانوں میں ملاقات کرنے والوں میں ''لالہ ملاوامل'' کے پوتے اور پڑپوتوں پر مشتمل فیملی بھی شامل تھی۔

لالہ ملاوامل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کئی سفروں میں شامل رہے اور ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کی انگوٹھی لالہ ملاوامل امرتسر سے بنوا کر لائے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کئی کتب میں ان کا ذکر اس رنگ میں کیا ہے کہ یہ میرے سینکڑوں نشانات کے گواہ ہیں۔ کتاب'' قادیان کے آریہ اور ہم'' میں ان کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ لالہ ملاوامل صاحب ایک دفعہ تپ دق سے بیمار ہوئے۔ ان کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بلوایا کہ مجھے آ کر مل جائیں۔ حضورؑ ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی تو الہام ہوا'' یا نارکونی برداوسلاما''۔ کہ اے تپ دق کی آگ تو ٹھنڈی ہو جا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لالہ ملاوامل صاحب کو شفا دے دی۔

غیر مسلم معززین اور آنے والی مہمان فیملیز کے ساتھ ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے ایک بجے تک جاری رہا۔

دارالمسیح کی Renovation کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دارالمسیح کی Renovation کا معائنہ فرمایا اور کنویں کا پانی نکال کر ایک گھونٹ پیا۔

یہ کنواں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ احمدیہ کی ضرورتوں کے لئے الدار میں کھدوایا تھا۔ اس کنویں کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے مکانات کے قریب دو کنویں تھے جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے تھے۔ لیکن جب حضرت موعود علیہ السلام نے دعویٰ نبوت فرمایا اور آپ کے اقارب آپ کے مخالف ہو گئے تو یہ مخالفت بڑھتے بڑھتے کنویں کا پانی بند کرنے تک پہنچ گئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد خانہ اور آپ کے مہمانوں کو ان کنوؤں سے پانی لینے سے روک دیا گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کو تحریک فرمائی اور ایک کنواں حضور کے مکان کے ٹھیک اس کمرہ کے سامنے کھودا گیا جس میں حضورؑ کی پیدائش ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض دوستوں کو تحریک کی کہ ہمارا اپنا کنواں ہونا چاہئے۔ اس تحریک پر روپیہ آ گیا اور 1895ء میں یہ کنواں الدّار میں کھدوایا گیا۔

اس کنویں سے عرصہ دراز تک بالٹی ڈوری یا بوکے سے پانی نکالا جاتا رہا لیکن بعد میں اس کنویں میں نلکا لگا دیا گیا اور کنویں کے اوپر سے اس طرح بند کر دیا گیا کہ اس کی منڈیر اسی طرح قائم رہی۔ سال 1982ء میں اس کی منڈیر کو بھی ختم کر دیا گیا اور نلکا نکال کر پختگی سے اس کو بند کر دیا گیا لیکن اس کا نشان موجود رہا۔

پھر 2003ء میں جب دارالمسیح کی Renovation شروع ہوئی۔ اُس وقت اِس کنویں کو دوبارہ کھولا گیا۔ اس کی منڈیر بنائی گئی اور اب باقاعدہ بالٹی ڈور کے ذریعہ اس میں ٹھنڈا اور شیریں پانی نکالا جاتا ہے۔ اس معائنہ کے بعد سوا ایک بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

چار بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ دارالمسیح سے بہشتی مقبرہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ گزشتہ دنوں کی طرح آج بھی راستہ کے دونوں اطراف احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو مسلسل نعرے بلند کر رہا تھا۔ جب حضور انور قادیان کے گلی کوچوں میں اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہیں تو ایسا روح پرور ماحول ہوتا ہے کہ بے اختیار آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ یہ نظارے عشق ومحبت اور فدائیت کی ایسی داستانیں ہیں جن کو تحریر میں لاتے ہوئے ان کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

بہشتی مقبرہ سے واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے بیٹے قریشی انعام الحق صاحب کی دوکان کے اندر تشریف لے گئے۔ اسی طرح دارالمسیح کے گیٹ میں داخل ہونے سے قبل گیٹ سے ملحقہ دفتر خدمت خلق میں بھی تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ربوہ (پاکستان)، متحدہ عرب امارات اور امریکہ کے علاوہ ہندوستان کی جماعتوں ،Calicut،Bhadarwah،Hyderabad ، Andoora،Shimoga، Bhagalpur،Yaripur ،Alppy، Payangadi،Sunghrah،Bhdrak ،Sirinagar،Agra،Lucknow،Chanai Qadian اور Charkot،Asnoor ،Rajori کے 36 خاندانوں کے 214 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

یہ فیملیاں پیارے آقا سے ملاقات اور دیدار کے لئے بہت لمبے سفر طے کر کے قادیان دارالامان پہنچی تھیں۔ بھاگلپور سے ایک ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے یہ فیملیز پہنچیں جبکہ حیدر آباد، شموگہ، یادگیر اور بنگلور کے علاقہ سے اڑھائی ہزار کلومیٹر اور کالیکٹ اور Alppy،Channai اور Payangadi کے علاقہ سے تین ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچیں۔

حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے بعد ان کے چہرے خوشی سے بھرے ہوئے تھے اور یہ سبھی اپنی خوش نصیبی پر نازاں تھے۔ آج اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا کہ ان پیاسی روحوں کو اپنے پیارے آقا کا دیدار نصیب ہوا جس کے لئے وہ برسوں سے ترس رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ان کی روحانی پیاس بجھانے کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک۔

اخبارات میں کوریج

آج بھی اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے بارہ میں خبریں شائع کیں۔

❁......اخبار'' ہند سماچار'' جالندھر اور انبالہ کینٹ نے اپنی 18/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں لکھا کہ: ''قادیان میں 26/دسمبر 2005ء سے شروع ہونے والے تین روزہ جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ کے شامل ہونے کے باعث اس جلسہ کی اہمیت اور بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ اپنے خلیفہ سے ملاقات کرنے اور ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے پوری دنیا سے احمدیہ عقیدتمندوں کی یہی خواہش ہے کہ جہاں وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی جلسہ میں شامل ہوں وہاں اپنے روحانی آقا کا دیدار بھی کر سکیں''۔

اسی اخبار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور وزیر تعمیرات پرتاپ سنگھ باجوہ کی تصویر بھی شائع کی اور تصویر کے نیچے لکھا: ''جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ جنہیں پنجاب سرکار نے سٹیٹ گیسٹ نامزد کیا ہے سے ملاقات کرنے پہنچے پرتاپ سنگھ باجوہ''۔

❁......روزنامہ 'جگ بانی' جالندھر نے اپنی 18/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے خبر شائع کی: ''جماعت احمدیہ کے روحانی خلیفہ کو سرکار نے صوبائی مہمان مقرر کیا''۔ خبر میں پرتاپ سنگھ باجوہ، وزیر تعمیرات پنجاب کی حضور انور کے ساتھ تصویر بھی شائع ہوئی۔

❁......روزنامہ 'دینک جاگرن' نے اپنی 18/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں پرتاپ سنگھ باجوہ، وزیر تعمیرات پنجاب کی حضور انور کے ساتھ تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ: ''حضرت مرزا مسرور احمد ہوں گے صوبائی مہمان''۔

❁......روزنامہ 'پنجاب کیسری۔ جالندھر' نے اپنی 18/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں ''صوبائی مہمان روحانی خلیفہ سے باجوہ نے کی ملاقات'' کے عنوان سے خبر شائع کی اور ملاقات کی تصویر بھی شائع کی۔

❁......روزنامہ 'اجیت سماچار' نے اپنی 18/دسمبر 2005ء کی اشاعت میں'' حضرت خلیفۃ المسیح کو پنجاب سرکار نے صوبائی مہمان مقرر کیا''۔ کے عنوان سے خبر شائع کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہاں کے میڈیا نے کھلی بانہوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا ہے اور بہت عمدہ رنگ میں حضور انور کے سفر قادیان اور پروگراموں پر مشتمل خبریں، آرٹیکل شائع کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-
http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ

ماہنامہ ''انصار اللہ'' ربوہ جنوری 2005ء میں مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب کے قلم سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی سیرۃ سے متعلق ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی ولادت بھی اُن نشانوں میں سے ایک تھی جو بارش کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت و نصرت کے لئے دن رات نازل ہو رہے تھے۔ حضورؑ نے مئی 1895ء میں اپنی کتاب ''ضیاء الحق'' میں لکھا کہ ''ہمیں خدا تعالیٰ نے عبدالحق کی یاوہ گوئی کے جواب میں بشارت دی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائے گا جیسا کہ ہم اسی رسالہ ''انوارالاسلام'' میں اس بشارت کو شائع بھی کرچکے ہیں۔ سوالحمدللہ والمنۃ کہ اس الہام کے مطابق 27 رذیقعد 1312ھ میں مطابق 24 رمئی 1895ء میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا''۔

24 رمئی 1895ء کو عالم کشف میں حضرت مسیح موعودؑ نے یہ نظارہ دیکھا کہ آسمان پر ایک ستارہ ہے جس پر لکھا تھا ''مُعَمَّرُ اللّٰہ''۔

جنوری 1907ء کی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں: ''شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہ بادشاہ آیا۔ دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ فرمایا قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کردے''۔

1903ء میں جب طاعون کا زور تھا۔ اُس وقت حضرت صاحبزادہ صاحبؓ شدید بیمار ہوگئے۔ حضورؑ کو فکر لاحق ہوئی کہ اگر خدانخواستہ بچہ فوت ہوگیا تو مخالفوں کو حق پوشی کا موقعہ ملے گا۔ اسی فکر اور حالت میں آپؑ نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آپؑ فرماتے ہیں'' میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی میں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے، تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے۔ اور میں چار رکعت پوری کرچکا تھا، فی الفور اس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام ونشان اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دور ہوچکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی''۔

1903ء ہی کے ایک کشفی نظارہ کے ذکر میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا'' چند سال ہوئے ایک دفعہ ہم نے عالمِ کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ ''اب تو ہماری جگہ بیٹھ ہم چلتے ہیں''۔

حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کے قرآن کریم پڑھنے پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے ساتھ آپ کی بھی آمین کہی۔ فرمایا:

شریف احمد کو بھی یہ پھل کھلایا
کہ اس کو تو نے خود فرقان سکھایا
یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا
کلام حق کو ہے فرفر سنایا
برس میں ساتویں جب پیر آیا
تو سر پر تاج قرآں کا سجایا

حضرت میاں صاحبؓ نے قرآن کریم حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ موجد قاعدہ یسرنا القرآن سے پڑھا۔ بعض دینی علوم حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ سے حاصل کئے اور بخاری شریف درساً درساً مکمل کی۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ قادیان میں حاصل کی۔ اوائل 1911ء میں سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ نے ایک پرائیویٹ کلاس گھر میں شروع فرمائی اس کلاس میں بھی آپ شامل رہے۔ اس کلاس میں خطبہ الہامیہ، دروس النحو یہ حصہ دوم، قصیدہ بانت سعاد پڑھایا جاتا تھا۔ قادیان میں جو سب سے پہلے مبلغین کلاس جاری ہوئی آپؓ بھی اس کلاس کے طالب علم تھے۔ قرآن مجید صحاح ستہ مکمل اور اصول فقہ کی بعض بنیادی کتابیں آپ نے اس جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ تقریباً چھ ماہ تک جامعہ الازھر میں بھی تعلیم حاصل کی۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی پہلی بیوی محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ 27/اکتوبر 1906ء کو وفات پاگئیں تھیں۔ اُن کی وفات کے بعد حضرت نواب صاحب کو اپنی صاحبزادی حضرت بوزینب بیگم صاحبہ کی شادی کی فکر لاحق ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی اس بات کا احساس تھا۔ ایک روز آپؑ کو اس طرف توجہ پیدا ہوئی اور آپؑ نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے رشتہ کا پیغام دیا جو حضرت نواب صاحبؓ نے بڑی خوشی سے قبول کرلیا۔ رشتہ طے ہونے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت نواب صاحبؓ کو یہ بھی تحریک فرمائی کہ زندگی کا اعتبار نہیں، نکاح مسنون طور پر کردیا جائے اور دونوں کے بلوغ کے بعد رخصتانہ ہوجائے گا۔ چنانچہ 15/نومبر 1906ء کو قادیان دارالامان میں بعد نماز عصر نئے مہمان خانہ کے صحن میں حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر اس مبارک نکاح کا اعلان فرمایا۔ آپؓ نے اپنے خطبہ نکاح میں ''بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْراً'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا'' اس آدم کی اولاد بھی دنیا میں اسی طرح پھیلنے والی ہے، میرا ایمان ہے کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہوں۔ کیونکہ اس کی اولاد میں اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہوکر اُس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ لوگ مگر یہ باتیں بھی پھر تقویٰ سے حاصل ہوسکتی ہیں اور تقویٰ کے ذریعہ سے فائدہ پہنچاسکتی ہیں کیونکہ خدا کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ مجھے سب سے بڑھ کر جوش اس بات کا ہے کہ میں مسیح موعودؑ کی بیوی، بچوں، متعلقین اور قادیان کے رہنے والوں کے واسطے دعائیں کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کو رجالاً کثیراً اور تقویٰ اللہ والے کا مصداق بنائے''۔ ایجاب وقبول کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے دعا کروائی۔ البتہ شادی حضورؑ کی وفات کے بعد 9 مئی 1909ء کو ہوئی اور 10 مئی 1909ء کو دعوت ولیمہ ہوئی۔

خدا تعالیٰ نے آپؓ کو چھ بچوں سے نوازا یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ اہلیہ مکرم نواب عباس احمد خاں صاحب، محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا خورشید احمد صاحب۔

ایک طرف تو حضرت میاں صاحبؓ کو بیماریوں کے ہجوم میں غیر معمولی عمر بخشی گئی، دوسری طرف قریباً پون صدی تک عملی اور علمی دونوں لحاظ سے آپ کی شخصیت جماعت میں ممتاز رنگ رکھتی تھی۔ سالہا سال تک آپؓ نے سلسلہ کی نمائندگی کرتے ہوئے احمدیہ ٹیریٹوریل فورس کی کمان کے فرائض سرانجام دئے۔ علاوہ ازیں مختلف نظارتوں میں بطور ناظر اہم دینی خدمات بجالاتے رہے۔ آپؓ کی زیرنگرانی قادیان میں موجود صحابہ کے سن بیعت وزیارت کا ریکارڈ محفوظ ہوا۔ عمر کے آخری دَور میں آپؓ اعصابی تکلیف اور نقرس کے عارضے میں مبتلا ہونے کے باوجود ناظر اصلاح وارشاد کی حیثیت سے سالانہ جلسہ کے انعقاد کا بہت عمدگی اور خوش اسلوبی سے انتظام فرماتے رہے۔

26/دسمبر 1961ء بوقت آٹھ بجے صبح بعمر ساڑھے 66 سال ربوہ میں آپؓ نے وفات پائی۔ بعد دوپہر اڑھائی بجے بہشتی مقبرہ ربوہ کے وسیع میدان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ کے احاطہ خاص میں تدفین ہوئی۔

آپ کی وفات سے ایک رات قبل مکرم حکیم پیرا احمد شاہ صاحب آف سیالکوٹ نے خواب دیکھا کہ آپؓ چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں، چارپائی کے ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ اور دوسری طرف حضرت اماں جانؓ ہیں۔ آپؓ کے بازو میں درد ہوتا ہے جس کا اظہار آپؓ حضورؑ سے کررہے ہیں۔ حضورؑ بڑی محبت کے ساتھ فرماتے ہیں: ''بیٹا فکر نہ کرو، تم دس بجے سے پہلے میرے پاس پہنچ جاؤگے''۔ 26 دسمبر کی صبح دس بجے سے پہلے آپؓ کی وفات سے یہ خواب پورا ہوگیا۔

آپؓ لمبا عرصہ اعصابی تکالیف اور نقرس وغیرہ سے بیمار رہے مگر آپ نے اس بیماری اور تکلیف کو غیر معمولی صبر، ہمت اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ بعض اوقات زندگی کی امید باقی نہ رہتی تھی پھر بھی بمطابق الہام ''عَمَّرَهُ اللّٰهُ عَلٰى خِلَافِ التَّوَقُّعِ'' زندگی کی مہلت بڑھتی چلی گئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے آپؓ کی وفات پر لکھا کہ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ہمارے بھائی کو بعض لحاظ سے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خاص مشابہت تھی مثلاً اہم امور میں فیصلہ کرتے ہوئے یا مشورہ دیتے ہوئے ان کی رائے بہت متوازن اور صائب ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی طرح ان کے مزاح میں بھی ایک لطیف قسم کا توازن پایا جاتا تھا۔ عفو وشفقت کے موقعہ پر پانی کی طرح نرم ہوتے تھے۔ مگر سزا اور عقوبت کے جائز مواقع میں وہ ایک چٹان کی طرح مستحکم تھے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے تحریر فرمایا: وہ عالی دماغ، وہ جوہر قابل، وہ نیر تاباں، افسوس کہ بیماریوں کے بادلوں میں اکثر چھپا رہا اور اس کی پوری روشنی سے اس کی قابلیت خداداد سے دنیا فائدہ نہ اٹھاسکی......وہ ایک نہایت شریف اسم بامسمیٰ، نہایت صاف دل، غریب طبیعت، دل کے بادشاہ، عالی حوصلہ، صابر، متحمل مزاج وجود تھے......کوئی بطور سچی شہادت کے مجھ سے ان کی بابت سوال کرے تو میں یہی کہونگی کہ وہ ایک ہیرا تھا نایاب، وہ سراپا شرافت تھا۔ ایک چاند تھا جو چھپا رہا۔''

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری لکھتے ہیں: خاکسار کو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ نظارت تعلیم ونظارت تبلیغ میں سالہا سال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ آپؓ کی زندگی ہمدردی اور سلسلہ کے لئے غیرت کا ایک نمونہ تھی۔ آپ کو اپنے ماتحتوں کی تکلیف کا بہت احساس ہوتا تھا، آپ کو چین نہیں آتا تھا جب تک اس تکلیف کا ازالہ نہ کرلیں۔ آپ بلاشبہ نظام کے بڑے قائل تھے مگر طبیعت میں خدمت دین کرنے والوں کیلئے گہری محبت تھی۔ اپنے اساتذہ بالخصوص حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کا بہت احترام کرتے تھے۔

مکرم عبدالمنان ناہید صاحب نے اپنے منظوم کلام میں اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا:

حد نظر سے دُور اک تارا چلا گیا
لو آج ایک اَور سہارا چلا گیا
اس مملکت کی جس سے مقدّر تھی ابتدا
وہ بادشاہ آیا اور آ کر چلا گیا
یاد آرہی ہے اس کی غریبانہ زندگی
اس دل کے بادشاہ کی فقیرانہ زندگی
وسعت جناں کی اس کی لحد پر نثار ہو
وہ یوں غریقِ رحمتِ پروردگار ہو

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 13 — Friday January 20, 2006 — Issue No. 03

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ بھارت کی مختصر جھلکیاں

اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال و برکات اور نصرت و تائید کے نشانات سے معمور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک سفر قادیان دارالامان

مسیح پاک علیہ السلام کی مبارک بستی قادیان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ محبت و عقیدت کے ناقابل فراموش مناظر۔

الیکٹرانک میڈیا اور پریس کی طرف سے حضور انور کے دورہ میں غیر معمولی دلچسپی اور وسیع پیمانہ پر دورہ کی کوریج۔

مَیں بھارت میں امن، شانتی اور بھائی چارے کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ اور اس جلسے کا معین مقصد ہے کہ ہر انسان کو اس کے پیدا کرنے والے سے ملائیں اور اسی پیغام کو دنیا میں پھیلائیں۔

امرتسر، بٹالہ اور قادیان میں غیر مسلم معززین اور سیاسی و سماجی اہم شخصیات کی طرف سے خوش آمدید اور نیک تمناؤں کا اظہار۔

ہزاروں افراد نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے انفرادی و اجتماعی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(دہلی سے قادیان تک کے سفر اور قادیان میں قیام کے ابتدائی چند روز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

15/دسمبر 2005ء بروز جمعرات:

صبح چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

دہلی سے قادیان کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق قادیان دارالامان کے لئے دہلی سے بذریعہ ریل امرتسر روانگی ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے چھ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور دہلی کے ریلوے اسٹیشن کے لئے روانگی ہوئی۔ سات بجے حضور انور دہلی کے ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے VIP کی تمام سہولیات مہیا کی گئیں۔ حضور انور کی گاڑی پلیٹ فارم کے اس حصہ کے قریب آ کر کھڑی ہوئی جہاں سامنے ٹرین کا ایگزیکٹو کلاس کا ڈبہ تھا جس میں جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، قافلہ کے ممبران اور جماعت کی انتظامیہ اور سیکورٹی خدام کی سیٹیں ریزرو کروائی تھیں۔ قافلہ کا سارا سامان بھی اسی ڈبہ کے اندر رکھا گیا تھا۔ چونکہ سامان رکھنے کی جگہ کم تھی حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت خود ہدایات دیتے ہوئے سامان بھی اسی ڈبہ کے اندر رکھوایا اور قدرے ہلکا سامان سیٹوں کے اوپر والے حصہ میں رکھوایا۔

ساڑھے سات بجے صبح شیتابدی ایکسپریس دہلی اسٹیشن سے امرتسر کے لئے روانہ ہوئی۔ دہلی سے امرتسر کا فاصلہ 452 کلومیٹر ہے۔ گاڑی راستہ میں مختلف سٹیشنوں پر رکتی ہوئی ساڑھے گیارہ بجے لدھیانہ کے ریلوے سٹیشن پر پہنچی جہاں جماعت لدھیانہ کے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے ریلوے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور گاڑی کے ڈبہ کے دروازے پر تشریف لے آئے۔ صدر جماعت لدھیانہ نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ مرد احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے دروازہ میں کھڑے رہے۔ حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھتے ہوئے خواتین، بچیوں اور احباب نے رونا شروع کر دیا۔ خواتین اور بچیاں سسکیاں لے کر رو رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر بعد اپنی نشست پر تشریف لے آئے اور گاڑی کے شیشہ سے انہیں مسلسل روتے اور سسکیاں لیتے ہوئے دیکھا تو حضور انور اپنی سیٹ سے اٹھے اور پھر دروازہ پر تشریف لے گئے۔ عشق و محبت کا سمندر دونوں طرف موجزن تھا۔ یہ لوگ حضور انور کو دیکھتے اور روتے جاتے۔ یہ ایسا منظر تھا جو ناقابل بیان ہے اور تحریر میں نہیں لایا جا سکتا۔

لدھیانہ کا شہر بھی وہ تاریخی شہر ہے جہاں حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 23/مارچ 1889ء کو بیعت لینے کا اعلان فرمایا تھا اور جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز ہوا تھا۔

گاڑی آہستہ آہستہ لدھیانہ چھوڑتے ہوئے امرتسر کے لئے روانہ ہوئی۔ راستہ میں ٹرین کے ایگزیکٹو کلاس کا سٹاف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں وزیٹر بک لے کر آیا اور حضور انور کی خدمت میں اپنے ریمارکس لکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے وزیٹر بک پر لکھا "بھارتی ریل شیتابدی کے ذریعہ سفر کا یہ پہلا موقع ہے۔ اچھا سفر گزرا ہے، سروس اچھی ہے"۔

انڈیا ٹی وی کے ساتھ انٹرویو

کچھ دیر کے لئے گاڑی بیاس شہر کے اسٹیشن پر رُکی جہاں "India Tv" کی ٹیم حضور انور سے انٹرویو لینے کے لئے گاڑی میں سوار ہوئی۔ حضور انور کی نشست کے پاس ہی میڈیا کے یہ ممبران اور جرنلسٹ آ گئے اور حضور انور سے انٹرویو لیا۔

ان کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا قادیان کا جو جلسہ سالانہ ہوتا ہے وہ احمدی احباب کی تربیت کے لئے ہوتا ہے۔ ان کی روحانی تربیت کے لئے ہوتا ہے۔ خالصۃً جماعتی جلسہ ہے، کوئی سیاسی جلسہ نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہر شہری کو ملک کے ہر باشندے کو یہی پیغام ہے کہ پیار سے، محبت اور امن سے رہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کریں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا اور اس جلسہ کا معین مقصد ہے کہ ہر انسان کو اس کے پیدا کرنے والے سے ملائیں اور اسی پیغام کو دنیا پھیلائیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اس وقت جماعت احمدیہ دنیا کے 180 ممالک ہے اور بڑی تعداد میں ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم قادیان جا رہے ہیں۔ بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ قادیان جائیں گے وہاں سب سے ملیں گے۔ قادیان سے ایک جذباتی لگاؤ بھی ہے، ایک تعلق ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے اور وہاں جماعت کی بنیاد پڑی اور جماعت قائم ہوئی۔

آخر پر ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا پیغام یہی ہے کہ ہر ملک، ہر ملک سے دوستی کرے۔ آپس میں قریبی تعلق پیدا ہو اور دنیا میں امن قائم ہو جائے۔

امرتسر ریلوے اسٹیشن پر استقبال

ایک بج کر چالیس منٹ پر شیتابدی ایکسپریس امرتسر ریلوے اسٹیشن پر پہنچی جہاں درج ذیل مرکزی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی نمائندگی میں مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان، تحریک جدید پاکستان کی نمائندگی میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس کے علاوہ مکرم سید قاسم احمد صاحب، ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مرکزی عہدیداران مولوی جلال الدین نیّر صاحب ناظر بیت المال آمد، چوہدری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ، حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی، شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، ڈاکٹر محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ قادیان۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ امرتسر کے احباب اور خدام الاحمدیہ کی سیکورٹی ٹیمیں بھی حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھیں۔

حکومتی انتظامیہ کی طرف سے درج ذیل شخصیات نے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر آ کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

1۔ ترپت راجندر سنگھ باجوہ صاحب ایم ایل اے۔ چیئرمین پنجاب پولوشن بورڈ۔ 2۔ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی کے نمائندہ امرتسر بلدیہ کے کونسلر۔ 3۔ ڈپٹی ایڈووکیٹ جنرل پنجاب۔ 4۔ پریذیڈنٹ بلدیہ قادیان۔

ان شخصیات کے علاوہ امرتسر شہر کے کئی سیاسی اور سماجی عہدیدار استقبال کے لئے پہنچے۔ بعض کالجز کے پرنسپل صاحبان بھی استقبال کے لئے ریلوے سٹیشن پر پہنچے۔ حضور انور کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے گئے اور پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔

امرتسر ریلوے اسٹیشن پر پریس کانفرنس

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور VIP روم میں تشریف لے آئے جہاں میڈیا اور پریس کے نمائندے، جرنلسٹ پریس کانفرنس کے لئے پہلے سے ہی موجود تھے جہاں حضور انور ایدہ اللہ نے ان کے سوالات کے جوابات دئے۔

درج ذیل الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر حضور انور کی آمد کو کوریج دی اور پریس کانفرنس میں شامل ہوئے۔

ذی ٹی وی نیٹ ورک والفا نیوز، انڈیا ٹی وی، سٹی کیبل امرتسر، بیل سٹی کیبل قادیان، آج تک ٹی وی چینل، سٹار نیوز، این ڈی ٹی وی، اے وی ایس نیوز ایجنسی، پنجاب ٹوڈے، آئی این بی ویب سائٹ۔

ان ٹی وی چینلز نے اپنی خبروں میں حضور انور کی آمد کا ذکر کیا اور مختلف عناوین سے "امن و شانتی کا پیغام لے کر" جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کے بھارت پہنچنے کی خبر نشر کی۔

امرتسر ریلوے اسٹیشن پر اور پھر VIP روم میں پریس کانفرنس کے دوران درج ذیل پرنٹ میڈیا نے حضور انور کی

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں